

11208

عبادت اور اس کي غايت

يعني تفسير سورۃ فاتحه

غريب القرآن في لغات الفرقان

مؤلفه ميرزا ابوالفضل

قبل کراؤن - ۳۷۰ صفحات - مجلد

اصل قیمت ۳ روپیہ ۸ آنہ - رعایتی قیمت
۲ روپیہ ۸ آنہ -

اُردو ترجمہ قرآن مجید

(بلا متن)

دوسری بار - بہ ترتیب نزول - مع مفید حواشی
مؤلفہ میرزا ابوالفضل -

اس میں پاروں اور سورتوں اور آیات کے نمبر
پڑے ہیں - چودھویں صدی ہجری میں بالکل نئی
شان کا ترجمہ ہے جس کی داد اعلیٰ تعلیم یافتہ
اور فلسفی دماغ ہی دے سکتے ہیں - زیر طبع ہے -
ابھی نام رجسٹر کرانے پر ہدیہ ۴ روپیہ علاوہ
محصول ڈاک -

سلسلہ اصلاح و ترقی

عبادت اور اس کی غایت

یعنی

تفسیر سورۃ فاتحہ

مؤلفہ

میرزا ابوالفضل

إلہ آباد

کتابستان

بیلی روڈ

۱۹۳۰ع

قیمت آٹھ آنہ

عرض حال

سورة الفاتحة کي نسبت آنجناب صلعم کا قول
ہے کہ یہی أم القرآن یعنی قرآن کي اصل ہے ، اور
حقیقت میں قرآن کے تمام اجزاء اسی ایک سورت
کي تفسیر ہیں ۔ اس کے اہم معانی کے دل نشین
کرنے کي غرض سے ، اس کے اہم مفہوم کو عمل
میں لا کر باعث فلاح و برکت ثابت کرنے کی غرض
سے ، اس کو اسلامی نماز کی ہر رکعت میں پڑھنا
ضروری قرار دیا گیا ۔

اسی سورت کي تفسیر جو قرآن ہی کي دوسری
آیتوں سے کي گئی ہے ہدیۂ ناظرین ہے ۔

ابوالفضل

الہ آباد

رجب سنہ ۱۳۴۹ھ

۲

الفاتحہ

(سورہ اول)

بِسْمِ خَدَائے رَحْمَانِ وَ رَحِیمِ

[۱] حُکْم تو (حکم) خدا کا ،
جو ماں باپ کی طرح دنیا جہان کا
پالنے والا ہے ، [۲] ماں کی طرح رَحِم
(کوکھ) والا ہے ، ماں کی طرح ازحد
مامتا والا ہے ، [۳] حساب کے وقت کا
مختار ہے - [۴] (خدا یا) ہم سب
تیری ہی حقیقت کی خدمت گزار ہیں
اور تیری ہی حقیقت سے اعانت کے طالب
ہوں ! [۵] ہم سبھوں کو سیدھی راہ
بتا ، [۶] اُن لوگوں کی راہ جن پر
تو نے انعام و اکرام کئے ، [۷] جو
غضب میں نہیں پڑے اور نہ گمراہ ہوئے -

لغات

بسم (= ب + اسم) نام سے، 'بہ' معنی حکم سے۔
حسب الحکم۔

اللہ (= آل + لاء) الباطن، العلی، العظیم - وہ
مخفی ذات، بزرگ، برتر۔

(= آل + إله) معبود حقیقی - خدائے واحد۔

الرحمان (= آل + رَحِم + ان) وہ ذات جو ماں کی
طرح رَحِم (کو کہ) والی ہے، جس سے تمام دنیا
جہان کا ظہور ہے۔ وہ ذات جس کی مادری
مامتا باعث موجودات عالم ہے۔ دنیا میں انسان
کے لئے ماں کی محبت کا جواب نہیں، چنانچہ
قرآن میں آیا ہے —

يَخْلُقْكُمْ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ خَلْقًا مِّنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِي
طَلَسَاتِ ثَلَاثٍ - - [الزمر (۳۹) : ۶]

[یعنی خدا تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں

بناوٹ کے بعد بناوٹ تین اندھیروں میں بناتا ہے - [

حسلۃ أمہ وھنا علی دھن و فصالہ فی عامین
[لقمان (۳۱) : ۱۴]

[یعنی اُس کی ماں نے کمزوری پر کمزوری کی
حالت میں اُسے پیٹ میں رکھا اور اُس کا دودھ
چھڑانا دو سال میں ہوتا ہے -]

حسلۃ أمہ کرھا و وضعتہ کرھا - و حسلہ و فصالہ
- ثلاثون شهراً - [الاحقاف (۴۶) : ۱۵]

[یعنی اس کی ماں نے اُسے تکلیف سے پیٹ
میں رکھا اور اُسے تکلیف ہی سے جلا اور اُس کا پیٹ
میں دھنا اور اس کا دودھ چھڑانا تیس مہینے میں
ہوتا ہے -]

قرآن میں جنس نساء کی بڑی عظمت بیان
کی گئی ہے - چنانچہ موجودات عالم کا ایک خاص
ذریعہ صورت ہی کو قرار دیا ہے -

یا ایہا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس
واحدة و خلق منها زوجھا و بث منهما رجالاً
کثیراً و نساء . . . [النساء (۴) : ۱]

[یعنی لوگو، جس (خدا) نے تم کو ماں اور باپ کی شفقت سے پالا ہے اُس کا لحاظ کرو کہ اس نے تم سبھوں کو ایک ہی جنس سے پیدا کیا، اور اُس سے اُس کے جوڑے پیدا کئے، اور اُن ہی دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پیدا کر کے (تمہاری) آبادی بڑھائی۔]

اس کے ساتھ ہی فرمایا ہے —

... و اتقوا اللہ الذی تسادلون بہ و الارحام -
ان اللہ کان علیکم رقیباً -

[یعنی اور خدا کا لحاظ کرو جس کے واسطے سے تم ایک دوسرے سے اپنے اپنے حقوق کے طالب ہوتے ہو، اور عورتوں کا، (کہ وہ مجسمہ رَحِم ہیں۔ جان رکھو) خدا تمہاری (حرکتوں) کو دیکھ رہا ہے۔]

ایک حدیث میں جَلَّت کو ماں کے پیروں کے تلے بتایا ہے —

الجنة تحت اقدام الامہات -

فرض کہ دنیا جہان کی بھبودی کا ایک زبردست آلہ عورتیں ہی قرار دی گئی ہیں کہ اُن ہی

کی تھوکروں سے انسان کو دنیا و مافیہا کی نعمتیں حاصل ہوتی ہیں۔ دنیا کی تاریخیں شاہد ہیں کہ ماؤں کی تربیت ہی نے دنیا کے اولوالعزم و باکمال لوگوں کو بنایا۔

خداوند کریم جنسِ نساء سے یوں مخاطب ہے —

انا الرحمان و انتِ الرَّحِم - شَقَقْتُ اَسْمَکَ مِنْ اَسْمِی - فَمِنْ وَصْلِکِ وَصَلَتَهُ وَ مِنْ قَطْعِکِ قَطَعَتَهُ -
(حدیثِ قدسی)

[یعنی میں ہوں رَحِم (کوکھ) والا اور تو ہے (مجسم) کوکھ - میں نے تیرے نام کو اپنے نام سے مشتق کیا ہے - تو جو کوئی تجھ سے (اچھے) تعلقات رکھے گا، میں بھی اُس سے (اچھے) تعلقات رکھوں گا، اور جو کوئی تجھ سے قطعِ تعلق کرے گا، میں بھی اُس سے قطعِ تعلق کروں گا -]

ایک اور حدیث میں آنجناب نے فرمایا ہے —

الرَّحِمُ شَجَنَةٌ مِنَ اللَّهِ

[یعنی ماں کا رَحِم (کوکھ) خدا ہی کا جزو ہے -]

الرحیم = (آل + رحیم) رحم (کوکم) کی حد
 درجہ کی صفت والا ، انتہائی درجے کا ماں کی
 مامتا والا -

منجملہ خدا کے اور ناموں کے قرآن میں ایک
 المہین [العشر (۵۹) : ۲۳] بھی ہے کہ اس کے
 معنی ہیں مادہ پرند کے جو اپنے بچوں کو اپنے پروں
 سے چھپا کر بچائے دھتی ہے - اس کے علاوہ خدا
 کا نام الودود یعنی پیار کرنے والا [ہود (۱۱) : ۹۰ ؛
 البروج (۸۵) : ۱۳] بھی آیا ہے -

العهد = کل حکم - اس موقع پر حمد کے معنی
 حکم ہی کے ہیں - قرآن میں دوسرے موقعوں
 پر بھی ”حمد“ کے یہی معنی آئے ہیں -
 چنانچہ فرمایا ہے —

یوم یدعوکم فتستجبون بحمدہ ...
 [بنی اسرائیل (۱۷) : ۵۲]

= بامرہ (ابن عباس)

[جس دن (خدا) تم کو پکارے گا اور تم اس
 کے حکم کے مطابق جواب دوگے ...]

و یسبح الرعد بحمده [الرعد (۱۳) : ۱۳]

[اور بجلی بھی اسی کے حکم سے کام میں لگی ہے -]

العهد لله = بل لله الامر جميعا [الرعد (۱۳) : ۳۱]

رب ماں اور باپ دونوں کی محبت و شفقت کے ساتھ پالنے والا -

قرآن میں آیا ہے —

و قل رب ارحمهما كما ربياني صغيرا

[بنی اسرائیل (۱۷) : ۲۴]

[اور دعا کرو اے میرے رب ، میرے والدین پر رحم کر جس طرح اُن دونوں نے مجھ کو چھوٹے میں پالا -]

اسی سے قرآن میں اِس لفظ کا اطلاق بڑے بھائی پر بھی ہوا ہے -

قالوا يا موسى انا لن ندخلها ابدآ ما داموا فيها

فاذهب انت و ربك فقاتلا . . .

[السائدہ (۵) : ۲۴]

[موسیٰ کے لوگوں نے کہا اے موسیٰ ہم وہاں
 ہرگز نہ جائیں گے جب تک وہ وہاں رہیں گے ، بلکہ
 تم اور تمہارے بڑے بھائی (ہارون) جاؤ اور لڑو -]

اسی طرح اس لفظ کا اطلاق مُربیٰ پر بھی ہوا ہے -

قال معاذ اللہ انہ ربی احسن مثوای ...

[یوسف (۱۲) : ۲۳]

[عزیز مصر کی بیوی کے ورغلانے پر یوسف نے
 کہا معاذ اللہ ! وہ عزیز میرا مُربیٰ ہے ، اُس نے مجھ کو
 اچھی طرح رکھا ہے -]

عالمین (۱) دنیا جہان -

(۲) دنیا کی تمام قومیں -

خدا رب العالمین یعنی تمام دنیا جہان کا
 یکساں پالنے والا ہے ، کسی خاص قوم یا ملت
 کا نہیں ، جیسا کہ اگلے لوگوں کا خیال تھا -
 حدیث قدسی میں آیا ہے کہ عرب غیر عرب سے
 نفرت کرتے تھے ، اور یہی حالت تمام قوموں
 کی ایک دوسرے کے ساتھ تھی - یہود اور عیسائی
 کا قول قرآن میں آیا ہے کہ وہ کہتے تھے نحن

ابناء اللہ و احباؤہ [المائدہ (۵) : ۱۸] یعنی ہم
خدا کے بیٹے اور اُس کے چہیتے ہیں -

مالک مالک - اختیار والا - مختار -

یوم وقت ، زمانہ ، زمانہ مدید سب پر بولا جانا
ہے - [آل عمران (۳) : ۴۰ : السجدہ (۳۲) : ۵ :
العنکبوت (۷۰) : ۴ : الرحمن (۵۵) : ۲۹]

دین حساب ، جزا -

یوم الدین حساب کا وقت -

قرآن میں ہے —

و ما ادریک ما یوم الدین ثم ما ادریک ما یوم
الدین - یوم لا تسلك نفس لنفس شیئا - و
الامر یومئذ للہ - [الانفطار (۸۲) : ۱۷ - ۱۹]

[اور (اے مخاطب) تو کیا جانے حساب کا وقت
کیا ہے ؟ پھر ، تو کیا جانے حساب کا وقت کیا ہے ؟
یہ وہ وقت ہے جب کوئی متلفس کسی متلفس
کے کچھ بھی کام نہ آئے گا - اور اُس دن حکم خدا
ہی کا ہوگا -]

اسی وقت کے بارے میں یہ بھی فرمایا ہے —

و اتقوا یوما لا تجزی نفس عن نفس شیئا و
لا یقبل منها شفاعۃ و لا یؤخذ منها عدل و لا هم
ینصرون -

[البقرۃ (۲) : ۴۸ ؛ پھر دیکھو آیت ۱۲۳]

[اور اُس وقت سے بچو جب کوئی متلفس کسی
متلفس کے کچھ بھی کام نہ آئے گا ، اور نہ اس کی
طرف سے شفاعت قبول کی جائے گی ، اور نہ اس کی
طرف سے کوئی بدلہ ہی لیا جائے گا ، اور نہ ان کو
کسی طرح کی مدد ہی دی جائے گی -]

ام اتخذوا من دون اللہ شفعاء - ا و لو كانوا لا یملکون
شیئا و لا یعقلون - قل للہ الشفاعۃ جمیعا -

[الزمر (۳۹) : ۴۳ و ۴۴]

[کیا یہ لوگ خدا کے سوا کسی اور کو بھی
اپنا شافع (شفاعت کرنے والا) بنائے ہوئے ہیں ؟
تو کہ (اے نبی) ، گو وہ کچھ بھی اختیار نہ
دکھتے ہوں اور نہ ان کو عقل ہی ہو (تو بھی تم ان
کو اپنا شافع مانو گے) ؟ تو کہ دے (اے نبی ،)
شفاعت تو ساری خدا کے اختیار میں ہے -]

.. ان ربك هو اعلم بمن ضل عن سبيله و هو اعلم
 بمن اهتدى - و لله ما في السموات و ما في
 الارض ليعجزني الذين اساموا بما عملوا و يعجزني
 الذين احسنوا بالحسنى - [النجم (۵۳) : ۳۱]

[تیرا پروردگار اچھی طرح جانتا ہے کون اس کی
 راہ سے بہتکا ہوا ہے اور وہی اچھی طرح جانتا ہے
 کون ٹھیک راہ پر ہے - اور جو کچھ آسمان اور زمین
 میں ہے سب خدا ہی کے اختیار میں ہے تاکہ جو
 لوگ برائی کرتے ہیں اُن کو وہ ان کے کئے کے مطابق
 سزا دے اور جو لوگ اچھے کام کرتے ہیں اُن کو وہ
 اچھے سے اچھا بدلہ دے -]

ام نجعل الذين آمنوا و عملوا الصالحات
 كالمفسدين في الارض - ام نجعل المتقين
 كالْفجّار - [ص (۳۸) : ۲۷]

[جو لوگ بات مانتے اور ٹھیک کام کرتے ہیں،
 کیا ہم ان کو بھی ان لوگوں کی طرح بنا دیں گے
 جو دنیا میں فساد کرتے ہیں؟ کیا ہم متقیوں
 کو بھی فاجروں کی طرح بنا دیں گے؟]

و ذر الذين اتخذوا دينهم لعبا و لهوا و فرثهم

التَّحِيَّوَةُ الدُّنْيَا وَ اذْكُرْ بِهٖ اَنْ تَبْسَلَ نَفْسًا بِمَا
كَسَبَتْ - لَيْسَ لَهَا مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ
وَ اَنْ تَعْدَلَ كُلَّ عَدْلٍ لَا يُؤْخَذُ مِنْهَا -

[الانعام (۶) : ۷۰]

[اور جن لوگوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشہ
بنا رکھا ہے اور جن کو فوری عیش نے دھوکے میں
دال رکھا ہے ، تو اُن کو چھوڑ دے اور ان کو اس سے
نصیحت کر کہ انسان اپنے ہی کئے کی وجہ سے
گرفتار ہوتا ہے ، خدا کے سوا اس کا نہ کوئی ولی
ہے اور نہ شفاعت کرنے والا ، اور اگر وہ پورے سے
پورا بدلہ (کفارہ) بھی دے تو بھی اس سے قبول نہ
کیا جائے گا -]

ایاک [آیۃ]

= حقیقتک تیری حقیقت (زجاج)

نعبد ہم خدمت گزاری کرتے ہیں -

ایاک نعبد ہم سب تیری حقیقت کی خدمت گزاری
کریں ، تیری حقیقت کے لائق ، تیری شان
کے شایاں - وہ خدمت (عبادت) نہیں جس
کو ہم لوگ عبادت سمجھیں ، جس کو دنیا

عبادت کہے ، بلکہ وہ خدمت جس کو تیری
حقیقت ، تیری شان ، قبول کرے -

خدا کی خدمت گزار کر کے لوگ کیسے ہوتے
ہیں قرآن میں ان کا ذکر یوں آیا ہے —

و عباد الرحمن الذين يمشون على الارض هونا و
اذا خاطبهم الجاهلون قالوا سلاما - و الذين
يبیتون لرّبهم سجداً و قیاماً - و الذين یقولون
ربنا اصرف عنا عذاب جهنم - ان عذابها کان
غراما - انها ساءت مستقرا و مقاما - و الذين
اذا انفقوا لم یسرفوا و لم یقتروا و کان بین ذلک
قواما - و الذين لا یدعون مع الله الها آخر و لا
یقتلون النفس التي حرم الله الا بالحق و لا
یزنون - و من یفعل ذلک یلق اثاما - یضاعف
له العذاب یوم القیامة و یتخلد فیہ مهانا - الا
من تاب و آمن و عمل صالحا فارلئک یمدّل
الله سیئاتهم حسنات - و کان الله غفورا رحیما -
و من تاب و عمل صالحا فانه یتوب الی الله
متابا - و الذين لا یشهدون الزور و اذا مروا
بالغو مروا کراما - و الذين اذا ذکروا بآیات
ربهم لم یتخروا علیہا صما و عمهانا - و الذين

يقولون ربنا هب لنا من ازواجنا وذرياتنا قرۃ
اعین و اجعلنا للمتقين اماما -

[الفرقان (۲۵) : ۶۳ - ۷۴]

’[اور خدائے رحمان کے خدمت گزار وہ ہیں

(۱) جو دنیا میں نرمی سے چلتے ، اور جب
اُن سے جاہل بات کرتے تو وہ کہتے ہیں سلام (یعنی
ایسوں سے لگتے نہیں ، نہ شامل ہوتے اور نہ لڑتے
ہیں) ‘

(۲) اور جو اپنے پروردگار کی خوشنودی کے لئے
اطاعت اور استقلال میں رات بسر کرتے (یعنی راتوں
کو بھی خدا ہی کے لحاظ سے سرکشی اور گناہ سے
بچتے) ‘

(۳) اور جو کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار ، ہم
سبہوں سے جہنم کی تکلیف کو دور رکھ ، بلاشک اس
کی تکلیف چست جانے والی ہے - وہ برا ٹھکانا ہے
اور برا مقام -

(۴) اور جو خرچ کرتے وقت نہ تو فضول خرچی
کرتے اور نہ تلگی ، بلکہ دونوں کی درمیانی راہ
اختیار کرتے ہیں ‘

(۵) اور جو خدائے واحد کے ہوتے ہوئے کسی دوسرے معبود سے دعا نہیں مانگتے ،

(۶) اور نہ کسی جاندار کو جس کو خدا نے مقدس قرار دیا ہے قتل کرتے مگر یہ کہ حق بجانب ہو ،

(۷) اور نہ زنا کرتے ، کیونکہ جو کوئی ایسا کرے تو وہ خطاکار ہوا ۔ جزا و سزا کے اٹل وقت اس کو دونی سزا ملے گی اور اسی سزا میں وہ ذلیل ہو کر پڑا رہے گا ۔ مگر ہاں ، جس نے اپنی روش بدل دی اور بات مان لی اور تھپک کام کرتا رہا ، تو خدا اس کی بری عادتوں کی جگہ اچھی عادتیں لائے گا ۔ اور خدا غفور اور رحیم ہے ۔ اور جس کسی نے اپنی روش بدل دی اور تھپک کام کئے تو وہی حقیقت میں خدا کی طرف رجوع ہوا ۔

(۸) اور جو جھوٹ میں شامل نہیں ہوتے ، اور جب لغو باتوں پر سے ان کا گذر ہوتا ہے تو وہ شان کے ساتھ گذر جاتے ہیں ۔

(۹) اور وہ لوگ کہ جب ان کو ان کے پروردگار کے احکام یاد دلائے جاتے ہیں تو اُن پر بہرے اور اندھے کی طرح نہیں گرتے (بلکہ ان کو غور سے سنتے

اور دیکھتے بھالتے ہیں) ‘

(۱۰) اور جو کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار ،
ہم سبھوں کے لئے ہماری بیویوں اور اولاد کو ہماری
آنکھوں کی تہلک کا موجب بنا ، اور ہم لوگوں
کو ہلاکت سے بچنے والوں کا نمونہ بنا ۔ [

قرآن میں آیا ہے —

انا عرضنا الامانة على السموات و الارض و الجبال
فابين ان يحصلنها و اشفقن منها و حملها
الانسان - انه كان ظلوما جهولا - ليعذب الله
المنافقين و المنافقات و المشركين و المشركات
و يتوب الله على المؤمنين و المؤمنات
[الاحزاب (۳۳) : ۷۲ و ۷۳]

[ہم نے آسمان اور زمین اور پہاڑ سبھوں کے
سامنے (ان کے فرائض) بطور امانت کے پیش کئے ،
تو سبھوں نے اس میں خیانت کرنے سے اپنے تئیں
باز رکھا اور اس سے ڈرے ، مگر انسان نے اس میں
خیانت کی ۔ واقعی یہ بڑا مونی اور جاہل ہے ۔
اسی لئے خدا منافق مرد اور منافق عورتوں اور
مشرک مرد اور مشرک عورتوں کو سزا دے گا ، اور

مؤمن مرد اور مؤمن عورتوں کی طرف نظر عنایت
فرمائے گا]

پھر فرمایا ہے —

و ما خلقت الجن و الانس الا ليعبدون -
[الذاریات (۵۲) : ۵۶]
[اور میں نے جن اور انس (دنیا کے تمام
مخلوقات) کو مَحْضِ اس لئے پیدا کیا کہ وہ میرے
احکام بجا لائیں -]

اسی کے ساتھ فرمایا ہے —

ما أُرید منهم من رزق و ما أُرید ان یطعمون -
[آیت ۵۷]
[اُن سے میں یہ نہیں چاہتا کہ وہ میرے لئے
سامان بہم پہنچائیں اور نہ میں چاہتا ہوں کہ وہ
مجھ کو کھانا کھلائیں -]

الم تر ان الله یسبح له من فی السموات و الارض
و الطیر صافات - کل قد علم صلاته و تسبیحه -
[النور (۲۴) : ۴۱]

[اے مخاطب ، تو نے نہیں دیکھا کہ سیاروں
میں اور زمین میں جو کوئی ہے ، اور پرند بھی ،
سب جماعت کی جماعت ، اُسی کے کام میں لگے ہیں ؟
ہر ایک اپنے فرائض منصبی اور کام خوب جانتا ہے -]

تسبح له السموات السبع و الارض و من فیہن - و
ان من شیء الا یسبح بحمدہ و لکن لا تفقہون
تسبیحہم - [بنی اسرائیل (۱۷) : ۴۴ -]

• [ساتوں سیارے اور زمین اور جو کوئی اُن میں
ہیں ، سب اسی کے کام میں لگے ہیں - اور کوئی
ایسی چیز نہیں جو اس کے حکم کے مطابق کام میں
نہ لگی ہو ، لیکن تم اُن کا کام نہیں سمجھتے -]

اب ہماری وہ کیا عبادت ہے جو خدا کی حقیقت
کے شایان شان ہے ؟ وہ وہی ہوگی جس کے لئے اس
نے ہم کو پیدا کیا ہے -

قرآن میں ہے —

لا أقسم بهذا البلد و انت حل بهذا البلد و والد و
ما ولد لقد خلقنا الانسان في كبد
[البلد (۹۰) : ۱ - ۴]

اُس کے معنی بیان کرنے سے پہلے میں آنجناب
 کی بعثت سے قبل عرب کی حالت بیان کرنا
 ضروری سمجھتا ہوں، اور وہ مولانا حالی مرحوم
 سے بڑھ کر درد دل کے ساتھ کون بیان کر سکتا
 ہے؟ اسی لئے میں انہیں کے الفاظ نقل کرتا
 ہوں -

عرب جس کا چرچا ہے یہ کچھ وہ کیا تھا
 جہاں سے الگ ایک جزیرہ نما تھا
 زمانہ سے پیوند جس کا جُدا تھا
 نہ کشور ستان تھا نہ کشور کشا تھا
 تمدن کا اُس پر پڑا تھا نہ سایا
 ترقی کا تھا واں قدم تک نہ آیا

نہ آب و ہوا ایسی تھی روح پرور
 کم قابل ہی پیدا ہوں خود جس سے جوہر
 نہ کچھ ایسے سامان تھے واں میسر
 کنول جس سے کھل جائیں دل کے سراسر
 نہ سبزہ تھا صحرا میں پیدا نہ پانی
 فقط آب باراں یہ تھی زندگانی

زمین سنگلاخ اور ہوا آتش افشاں
 لوؤں کی لہت باد صرصر کے طوفان
 پہاڑ اور تیلے سراب اور بیاباں
 کھجوروں کے جُھنڈ اور خار مغیلاں
 نہ کھیتوں میں غلّہ نہ جنگل میں کھیتی
 عرب اور گُل کائنات اُس کی یہ تھی

نہ واں مصر کی روشنی جلوہ گر تھی
 نہ یونان کے علم و فن کی خبر تھی
 وہی اپنی فطرت پہ طبع بشر تھی
 خدا کی زمیں بن جُتتی سر بسر تھی
 پہاڑ اور صحرا میں قیرہ تھا سب کا
 تلے آسمان کے بسیرا تھا سب کا

کہیں آگ پُجّتی تھی واں بے محابا
 کہیں تھا کواکب پرستی کا چرچا
 بہت سے تھے تثلیث پر دل سے شیدا
 بتوں کا عمل سو بسو جابجا تھا

کرشموں کا راہب کے تھا صید کوئی
 طلسموں میں کاہن کے تھا قید کوئی

وہ دنیا میں گھر سب سے پہلا خدا کا
 خلیل ایک معمار تھا جس بنا کا
 ازل میں مشیت نے تھا جس کو تاکا
 کم اس گھر سے اُبلے گا چشمہ ہدا کا
 وہ تھرتھ تھا اک بت پرستوں کا گویا
 جہاں نام حق کا نہ تھا کوئی جوہیا

قبیلے قبیلے کا بت اک جدا تھا
 کسی کا ہُبل تھا کسی کا صفا تھا
 یہ عزوں پہ وہ نائلہ پر فدا تھا
 اسی طرح گھر گھر نہا اک خدا تھا
 نہاں ابر ظلمت میں تھا مہر انور
 اندھیرا تھا فاران کی چوٹیوں پر

چلن اُن کے جتنے تھے سب وحشیانہ
 ہر ایک لوٹ اور مار میں تھا یگانہ
 فسادوں میں کتتا تھا اُن کا زمانہ
 نہ تھا کوئی قانون کا تازیانہ

وہ تھے قتل و فارت میں چالاک ایسے
 درندے ہوں جنگل میں بیہباک جیسے

نہ تلتے تھے ھرگز جو آر بیٹھتے تھے
 سلجھتے نہ تھے جب جھگڑ بیٹھتے تھے
 جو دو شخص آپس میں لڑ بیٹھتے تھے
 تو صدها قبیلے بگڑ بیٹھتے تھے

بلند ایک ہوتا تھا گر واں شرارا
 تو اُس سے بھڑک اُٹھتا تھا ملک سارا

وہ بکر اور تغلب کی باہم لڑائی
 صدی جس میں آدھی اُنہوں نے گنوائی
 قبیلوں کی کر دی تھی جس نے صفائی
 تھی اک آگ ھر سو عرب میں لگائی
 نہ جھگڑا کوئی ملک و دولت کا تھا وہ
 کرشمہ اک اُن کی جہالت کا تھا وہ

اسی طرح اک اور خون ریز پیدا
 عرب میں لقب حرب داحس ھے جس کا
 دھا ایک مدت تک آپس میں برپا
 بہا خون کا ھر طرف جس میں دریا

سبب اُس کا لکھا ھے یہ اصمعی نے
 کم گھڑ درواز میں چیند کی تھی کسی نے

کہیں تھا مویشی چرانے پہ جھکرا
 کہیں پہلے گھوڑا بڑھانے پہ جھکرا
 لب جو کہیں آنے جانے پہ جھکرا
 کہیں پانی پینے پلانے پہ جھکرا

یوں ہی روز ہوتی تھی تکرار اُن میں
 یوں ہی چلتی دھتی تھی تلوار اُن میں

جو ہوتی تھی پیدا کسی گھر میں دختر
 تو خوف شمات سے بے رحم مادر
 پھرے دیکھتی جب تھی شوہر کے تیور
 کہیں زندہ گاڑ آتی۔ تھی اُس کو جاکر

وہ گود ایسی نفرت سے کرتی تھی خالی
 جنے سانپ جیسے کوئی جننے والی

جوا اُن کی دن رات کی دل لگی تھی
 شراب اُن کی گھٹی میں گویا پڑی تھی
 تعیش تھا غفلت تھی دیوانگی تھی
 غرض ہر طرح اُن کی حالت بُری تھی
 بہت اس طرح اُن کو گزری تھیں صدیاں
 کم چھائی ہوئی نیکیوں پر تھیں بدیاں

’[میں] اس مُلک (عرب) کو شہادت میں پیش کرتا ہوں ایک اسی کو دیکھو‘ اور اے نبیؐ، تو اسی مُلک کا ~~رہنما~~ اس مُلک کی حالت اور ضروریات سے خوب واقف ہے‘ اور ماں باپ اور بیٹا بیٹی کے تعلقات کو بھی شہادت میں پیش کرتا ہوں‘ ہم نے انسان کو یقینی رنج و محنت کے لئے پیدا کیا ہے۔]

الم نجعل له عینین و لساناً و شفתיں و هديناه
 الدجدين - فلا اقتحم العقبة - و ما ادریک
 ما العقبة - فک رقبة او اطعام في يوم نفي
 مسغبة يتيها ذا مقربة او مسکينا ذا متربة -
 ثم کان من الذين آمنوا و تواصوا بالصبر و تواصوا
 بالمرحمة - اولئک اصحاب الميمنة -

[البلد (۹۰) : ۸ - ۱۸]

[کیا ہم نے انسان کو دو آنکھیں نہیں دیں‘ اور ایک زبان اور دو ہونٹھ‘ اور اس کو تھیک اور غلط دو بڑے راستے نہیں بتا دیئے؟ مگر وہ اونچی گھاٹی کا قصد ہی نہیں کرتا! اور اے مخاطب‘ تو نے کیا سمجھا وہ اونچی گھاٹی کیا ہے؟ — وہ یہ ہے

(۱) ° کسی جاندار کی گردن پر سے ظالمانہ دباؤ
کا دور کرنا ، اور

(۲) بھوک کے وقت کھانے کا انتظام کرنا

یتیم کے لئے ، خاص کر جب وہ اپنا
رشتہ دار بھی ہو ، اور

خاک افتادہ مسکین کے لئے ، پھر

(۳) مؤمن ہونا ، اور

(۴) ساری عمر استقلال کے ساتھ اپنا فرض ادا
کرنا اور پھر مرتے دم اپنی آئندہ نسلوں کے
• لئے اسی نظیر کو ورثہ چھوڑ جانا کہ وہ
• بھی اسی پر عمل کریں ، اور

(۵) ساری عمر خلق کے ساتھ اس محبت و
شفقت سے پیش آنا جس طرح ماں اپنے
کوکھ کے جنمے بچے سے پیش آتی ہے
(اسی کو رحمت کہتے ہیں) ، اور پھر
مرتے دم اپنی آئندہ نسلوں کے لئے اسی
نظیر کو ورثہ چھوڑ جانا کہ وہ بھی اسی
پر عمل کریں -

— یہی مبارک لوگ ہیں -]

چنانچہ یتیموں اور مسکینوں کے بارے میں سخت تاکیدیں آئی ہیں - یہاں تک کہ یتیم اور مسکین کی خبر گیری کو دین کا جزو اعظم قرار دیا ہے جس کے بغیر کوئی عبادت بھی مقبول نہیں - چنانچہ فرمایا ہے —

• ا۔ ریت الذی یکذب بالدين - فذلک الذی یدع الیتیم و لا یحتض علی طعام المسکین - فویل للمصلین الذین ہم عن صلاتهم ساهون الذین ہم یرامون و یمنعون الماعون -

[الماعون (۱۰۷) : ۱ - ۷]

[اے مخاطب ، تو نے غور بھی کیا اُس شخص پر جو دین کو جھوٹ سمجھتا ہے ؟ دین کو جھوٹ سمجھنے والا تو وہ ہے

(۱) جو یتیم کو دھکے دے کر نکال دے ، اُس کے حق کی رعایت نہ کرے ،
(۲) اور لوگوں کو مسکین کے کھانے کی ترغیب نہ دے -

اور وائے ہے نمازیوں پر —

(۱) جو اپنے فرائض منصبی سے غافل ہیں ،

(۲) جو لوگوں کو دکھاتے ہیں ،

(۳) اور بیکس کو پناہ دینے میں دریغ کرتے ہیں -]

آنجناب کی ایک حدیث ہے کہ اس سے خدا کی خدمت کے معنی صاف ظاہر ہوتے ہیں - وہ حدیث یوں ہے - آپ نے فرمایا —

”قیامت کے روز خدا کہے گا اے بنی آدم ، میں بیمار پڑا اور تو نے خبر نہ لی - آدمی کہے گا اے میرے پروردگار ، میں کس طرح تیری خبر لیتا ؟ تو تو خود ہی دنیا جہان کا پروردگار ہے - تب خدا کہے گا کیا تو نہیں جانتا تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا اور تو نے اس کی خبر نہ لی ؟ کیا تو نہیں جانتا تھا کہ اگر تو نے اس کی خبر لی ہوتی تو مجھ کو اس کے ساتھ پاتا ؟ اسی طرح خدا کہے گا اے بنی آدم ، میں نے تجھ سے کھانا مانگا اور تو نے مجھ کو نہیں کھلایا ؟ آدمی کہے گا اے میرے پروردگار ، میں تجھ کو کس طرح کھلاتا جب تو ہی تمام دنیا جہان کا پروردگار ہے ؟ تب خدا کہے گا کیا تو نہیں جانتا تھا کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا

اور تونے اس کو کھانا نہ دیا ؟ کیا تُو نہیں جانتا تھا کہ اگر تونے اس کو کھلایا ہوتا تو اس کا اجر تُو مجھ سے پاتا ؟ اسی طرح خدا کہے گا میں نے تجھ سے پانی مانگا اور تونے مجھ کو پانی نہ دیا ؟ آدمی کہے گا اے میرے پروردگار ، میں تجھ کو کس طرح پانی پلاتا جب تو ہی تمام دنیا جہان کا پروردگار ہے ؟ تب خدا کہے گا ، میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا اور تونے اس کو پانی نہ دیا - یقینی اگر تونے اس کو پانی پلایا ہوتا تو اس کا اجر تُو مجھ سے پاتا - ”

چنانچہ آنجناب نے یہ بھی فرمایا ہے —

لا یرحم اللہ من لا یرحم الناس -

[خدا اس پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا -]

الراحمون یرحمهم اللہ - ارحموا من فی الارض
یرحمکم من فی السماء -

[خدا رحم والوں پر رحم کرتا ہے - دنیا کے لوگوں پر رحم کرو تو آسمان والا بھی تم پر رحم کرے -]

الخلق عيال الله فاحب الخلق الي الله من
احسن الى عياله -

[تمام خلق خدا کے بال بچے ہیں - تو خلق
میں سے خدا کو وہی سب سے عزیز ہے جو اس
کے بال بچوں سے بھلائی کرے -]

نستعین ہم سب توفیق چاہتے ہیں -

ایک نستعین ہم سب تیری ہی حقیقت سے ' تیری
ذات کے لائق ' تیری ہی شان کے شایاں ' اعانت
کے طالب ہیں - ہم لوگ محض ایک دوسرے
پر ظلم کرنے کے خیال سے بھی اور اپنے بیجا
فائدے کی غرض سے بھی اکثر دعا کرتے ہیں،
مگر تیری ذات ' تیری حقیقت اس سے ارفع
و اعلیٰ ہے کہ تو ہمارے ایسی دعائیں سنے -
جیسا قرآن میں آیا بھی ہے —

و يدع الانسان بالشر دعاءه بالخير - و كان الانسان
عجولا - [بني اسرائيل (۱۷) : ۱۱]

[اور آدمی تو برائی کی بھی دعا کرتا ہے
جیسے بھلائی کی دعا ' کیونکہ آدمی جلد باز ہے -]

قرآن میں ہے —

اذا سالک عبادي فاني قريب - اجيب دعوة الداع
اذا دعان فليستجيبوا لي و ليؤمنوا بي لعلمهم
يرشدون - [البقرة (۲) : ۱۸۶]

[جب میرے بندے میرے بارے میں تجھ سے
پوچھیں تو کہ دے کہ میں قریب ہی ہوں - جب
کوئی مجھ کو پکارتا ہے تو میں اس کی دعا کا جواب
دیتا ہوں - لیکن ان کو چاہئے کہ وہ بھی میری
پکار کا جواب دیں اور میری بات مانیں کہ وہ
سیدھی راہ پر چلنے لگیں -]

احسب الناس ان يتركوا ان يقولوا آمنا و هم
لا يفتنون - [العنکبوت (۲۹) : ۲]

[کیا لوگ خیال کرتے ہیں کہ اتنا کہ کر
چھوٹ جائیں گے کہ ہم مانتے ہیں اور ان کی جانچ
نہ ہوگی ؟]

ام حسبتم ان تدخلوا الجنة و لما ياتكم مثل
الذين خلوا من قبلکم - مستهم الباساء و الفراء
و زلزلوا حتی يقول الرسول و الذين آمنوا معه

متی نصر اللہ - الا ان نصر اللہ قریب -
[البقرة (۲) : ۲۱۴]

[کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم جنت میں جا
داخل ہو گے حالانکہ تم سے اگلوں پر جیسی مصیبتیں
پڑی تھیں وہ ابھی تم پر نہیں پڑیں؟ ان پر
مصیبتیں اور تکلیفیں پڑیں اور وہ دھل گئے
یہاں تک کہ رسول بھی اور جو لوگ اس کے ساتھ تھے
چلا آئے کب آئے گی مدد خدا کی جو اب بھی نہ
آئی! — کیا خدا کی مدد قریب نہ تھی؟]

ان اللہ اشتري من المؤمنین انفسهم و اموالهم
بان لهم الجنة - [التوبه (۹) : ۱۱۱]

[خدا نے اس آسائش کے بدلے جو ان کو ملے گی،
مؤمنوں سے ان کی جانیں اور ان کی دولت خرید
لی ہے -]

لا یزال عبدی المؤمن یتقرب الی بالنوافل
حتی احبه فاذا احببته کنت سعة الذی
یسمع به و بصره الذی یمصر به و یدہ الی
یمطش بها و لسانہ الی ینطق بها و رجلہ
التي یمشی بها - (حدیث قدسی)

[میرا ماننے والا بلذہ زیادتی خدمت کے ذریعہ
 سے مجھ سے تقرب حاصل کرنے میں ترقی ہی
 کرتا جاتا ہے یہاں تک کہ میں اس کو عزیز
 رکھتا ہوں - اور جب میں نے اس کو عزیز رکھا
 تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں کہ وہ اس سے
 سنتا ہے ، اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں کہ وہ
 اس سے دیکھتا ہے ، اور اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں
 کہ وہ اس سے پکڑتا ہے ، اور اس کی زبان بن جاتا
 ہوں کہ وہ اس سے بولتا ہے ، اور اس کے پاؤں
 بن جاتا ہوں کہ وہ اس سے چلتا ہے -]

إهدنا بتا ہم سب کو -

یہاں یہ بھی یاد رکھنا ضرور ہے کہ خدا کس کو
 ہدایت کرتا ہے -

قرآن میں ہے —

یہدی بہ اللہ من اتبع رضوانہ [المائدہ (۵) : ۱۶
 [خدا اپنے کلام سے اسی کو راہ بتاتا ہے جو اُس
 کی خوشی کی پیروی کرے -]
 و یہدی الیہ من ینیب -

[الشوریٰ (۲۲) : ۱۳ : پھر دیکھو الرعد (۱۳) : ۲۷]

[اور خدا اپنی طرف اس شخص کو راہ بتاتا
ہے جو اس کی طرف رجوع کرے -]

اور وہ کس کو ہدایت نہیں کرتا ؟

و اللہ لا یہدی القوم الکافرین - [البقرة (۲) : ۲۶۴]

[خدا کفر کرنے والے لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا -]

و اللہ لا یہدی القوم الفاسقین -

[السائدة (۵) : ۱۰۸]

[خدا فسق کرنے والے لوگوں کو ہدایت نہیں

کرتا -]

ان اللہ لا یہدی من ہو کاذب کفار -

[الشوریٰ (۴۲) : ۳]

[خدا جھوٹے اور کفر کرنے والوں کو ہدایت نہیں

کرتا -]

ان اللہ لا یہدی من ہو مسرف کذاب -

[المؤمن (۴۰) : ۲۸]

[خدا زیادتی کرنے والوں اور جھوٹوں کو ہدایت

نہیں کرتا -]

و الله لا يهدي القوم الظالمين -

[البقرة (۲) : ۲۵۸]

[خدا بیجا کرنے والوں کو ہدایت نہیں کرتا -]

فان الله لا يهدي من يضل [النحل (۱۶) : ۳۷]

[جو لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں ان کو خدا

ہدایت نہیں کرتا -]

اسی کو دوسری طرح پر یوں بیان کیا ہے —

فريقا هدى و فريقا حق عليهم الضلالة - انهم

اتخذوا الشياطين اولياء من دون الله و

يخسبون انهم مهتدون -

[الاعراف (۷) : ۳۰ ؛ پھر دیکھو النحل

(۱۶) : ۳۶]

[کچھ لوگوں کو تو خدا نے راہ بتائی ، اور

کچھ لوگوں پر گمراہی واجب ہوئی اس لئے کہ

انہوں نے خدا کو چھوڑ کر شیطان لوگوں کو اپنا

دوست بنایا ، اور خیال کرتے ہیں کہ وہ ٹھیک راہ

پر ہیں -]

و ما كان الله ليضل قوما بعد اذ هديهم حتي

یہیں لہم ما یتقون - [التوبة (۹) : ۱۱۵]

[اور خدا کا یہ کام نہیں کہ وہ کسی قوم کو راہ بتانے کے بعد گمراہ کرے جب تک کہ وہ ان کو صاف صاف نہ بتا دے کہ کن کن باتوں سے اُن کو بچنا چاہئے -]

صراطِ راستہ ، جس پر چل کر ہم منزل مقصود پر پہنچیں -

الصراط المستقیم سیدھی راہ -

الصراط المستقیم

سیدھی راہ کیا ہے ؟ قرآن میں ہے —

ان الله هو ربی و ربکم فاعبدوه - هذا صراط مستقیم [الزخرف (۴۳) : ۶۴ ؛ پھر دیکھو مریم (۱۹) : ۳۶ و آل عمران (۳) : ۵۱]

[یعنی خدا ہی میرا پالنے والا اور تمہارا پالنے والا ہے ، بس اسی کی خدمت گزار کر - یہی سیدھی راہ ہے -]

اس کو زیادہ تفصیل سے یوں بتایا ہے —

قل تعالوا اتل ما حرم ویکم علیکم الا تشرکوا بہ
شیئاً و بالوالدین احساناً - و لا تقتلوا اولادکم من
املاق - نحن نرزقکم و ایاہم - ولا تقربوا الفواحش
ما ظہر منها وما بطن - و لا تقتلوا النفس التي
حرم اللہ الا بالحق - ذلکم وصیکم بہ لعلمکم
تعقلون - و لا تقربوا مال الیتیم الا بالتی ہی
احسن حتی یبلغ اشدہ - و اوفوا الکیل و المیزان
بالقسط - لا نکلف نفسا الا وسعہا - و اذا قلتم
فاعدلوا و لو کان ذا قربی - و بعہد اللہ اوفوا -
ذلکم وصیکم بہ لعلمکم تذکرون و ان ہذا صراطی
مستقیما فاتبعوہ - و لا تتبعوا السبل فتفرق
بکم عن سبیلہ - ذلکم وصیکم بہ لعلمکم
تتقون - [الانعام (۶) : ۱۵۱ - ۱۵۴]

[اے نبی ، تو کہ ، آؤ میں پڑھ کر سناؤں
جو تمہارے پروردگار نے تم پر واجب کیا ہے -
(وہ یہ ہے) کہ

(۱) اُس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو ، اور

(۲) ماں باپ سے حسن سلوک کرو ، اور

(۳) افلاس کی وجہ سے اپنی اولاد کو نہ

مار ڈالو ، تمہارا اور ان کا ہم سامان کر دیں گے ، اور
(۴) فحش کاموں کے پاس نہ جاؤ جو ظاہر

ہوں یا باطن ، اور

(۵) نہ مارو اُس جان کو جس کو خدا نے

مقدس قرار دیا ہے سوا اِس کے کہ حق بجانب ہو ۔

یہ باتیں ہیں جن کا وہ تمہیں حکم دیتا ہے تاکہ

تم سمجھو ۔ اور

(۶) یتیم کے مال کے پاس نہ جانا سوا اِس

کے کہ اچھی نیت سے ہو یہاں تک کہ وہ سنِ تمیز

کو پہنچے ، اور

(۷) انصاف کے ساتھ مانپ اور تول پوری پوری

کرو ۔ ہم کسی متلفس کو اس کی بساط سے زیادہ

مکلف نہیں قرار دیتے ۔ اور

(۸) جب بولو تو انصاف کی بات بولو گو

قربانت دار ہی ہو ، اور

(۹) تمہارے اور خدا کے درمیان جو (قدرتی)

عہد و پیمان ہے اس کو پورا کرو ۔ یہ باتیں

ہیں جن کا وہ تمہیں حکم دیتا ہے تاکہ تم

یاد رکھو ۔ اور یہ ہے مہربی سیدھی راہ (۱۰) بس اسی

کی پیروی کرو ، اور دوسری راہوں کی پیروی نہ کرو کہ وہ تم کو خدا کی راہ سے الگ کر دیں گی ۔ یہ باتیں ہیں جن کا خدا تم کو حکم دیتا ہے تاکہ تم ہلاکت سے بچو ۔]

ایک اور آیت میں بتایا ہے —

و من يعتصم بالله فقد هدی الی صراط مستقیم
[آل عمران (۳) : ۱۰۴]

[یعنی اور جس کسی نے خدا کو مضبوط پکڑا تو وہ سیدھی راہ کی طرف چلا ۔]

لفظ نعمت

قرآن میں لفظ نعمت (انعام و اکرام) کا اطلاق منجملہ اور معنوں کے حسب ذیل معنوں میں ہوا ہے ۔

(۱) دماغی کمزوریوں سے بریت ۔

... فما انت بل نعمت ربك بکھن و لا مجنون

[الطور (۵۲) : ۲۹ ؛ پھر دیکھو القلم (۶۸) : ۲]

[(اے نبی ،) تیرے پروردگار کی نعمت کی وجہ سے
نہ تو کاهن ہے اور نہ دیوانہ -]

چنانچہ حضرت ابراہیم کی دعا یہ تھی —

رب ھب لی من الصالحین - [الصافات (۳۷): ۹۹

[اے میرے پروردگار ، مجھ کو ایک جیتا جائتا
بھلا چٹکا (صحیح جسم و دماغ) بچہ دے -]

قرآن میں گمراہی کا ایک لازمی نتیجہ یہ بھی
بتایا ہے کہ دل و دماغ ، کان و آنکھ کام نہ کریں -

افرنیت من اتخذ الہہ ہویہ و اضلہ اللہ علی علم
و ختم علی سمعہ و قلبہ و جعل علی بصرہ
فشاوۃ - [الجاثیۃ (۳۵) : ۲۳]

[(اے مخاطب ،) تو نے اس کو دیکھا بھی جس
نے اپنی ہوا و ہوس کو اپنا معبود بنایا اور جس کو
خدا نے جانتا بوجھتا بھٹکتے دیا اور جس کے کانوں
پر اور جس کے قلب پر اس نے مہر کر دی اور جس
کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ؟ ...]

اس کے معنی دوسری آیت میں یوں فرمائے

ہیں -

لہم قلوب لا یفتھون بہا و لہم اعیین لا یبصرون
بہا و لہم آذان لا یسمعون بہا -

[الاعراف (۷) : ۱۷۹]

[ان کے دل و دماغ ہیں مگر یہ ان سے سمجھتے
نہیں، ان کی آنکھیں، بھی ہیں مگر یہ ان سے
دیکھتے نہیں، اور ان کے کان بھی ہیں مگر یہ ان
سے سنتے نہیں -]

(۲) صفائی و تندرستی کے سامان کا حاصل ہونا -

یا ایہا الذین آمنوا اذ قمتم الی الصلوۃ فاغسلوا
وجوہکم و ایدیکم الی المرافق . . . ما یرید اللہ
لیجعل علیکم من حرج و لکن یرید لیطہرکم
و لیتم نعمتہ علیکم لعلکم تشکرون -

[السائدہ (۵) : ۶]

[مؤمنو، جب تم نماز کے لئے اُٹھو تو اپنے منہ
دھو ڈالو اور ہاتھوں کو بھی کہنیوں تک . . . خدا نہیں
چاہتا کہ اس سے تم پر کسی طرح کی تکلیف ڈالے
بلکہ وہ چاہتا ہے کہ تم کو صاف ستھرا رکھے اور
اس طرح تم پر اپنے انعام و اکرام پورے کرے تاکہ تم
اس کی قدر جانو -]

اسی سے کہا ہے —

... ان الله يحب المتطهرين -

[البقرة (۲) : ۲۲۲]

[بُرّی دُشمنوں سے تائب ہونے والوں کو اور صاف ستھرے رہنے والوں کو خدا بہت پیار کرتا ہے -]

(۳) آپس کی دشمنی کا دور ہونا اور آپس میں محبت کا قائم ہونا -

و اذكروا نعمت الله عليكم اذ كنتم اعداء فالف بين قلوبكم فاصبحتم بلعنته اخوانا - و كنتم على شفا حفرة من النار فانقذكم منها - -
[آل عمران (۳) : ۱۰۴]

[(مؤمنو،) اور اپنے اوپر خدا کی نعمت یاد کرو کہ جب تم آپس میں دشمن تھے تو اُس نے تمہارے دلوں میں اُلفت ڈالی اور تم اُس کے انعام کی وجہ سے آپس میں بھائی بھائی ہو گئے، اور تم ایک آگ کے گدھے کے کنارے پر تھے اور اُس نے تم کو اُس سے بچایا -]

اسی لئے کہا ہے —

انما المؤمنون اخوة . . . [الصحرات (۴۹) : ۹]

[مؤمنین تو آپس میں بھائی ہیں -]

اور یہ بھی کہا ہے —

اطيعوا الله ورسوله و لا تنازعوا فتفشلوا و تذهب
ديتكم . . . [الانفال (۸) : ۴۶]

[اور خدا اور اس کے رسول کی بات مانو ، اور
آپس میں نہ جھگڑو ، نہیں تو تمہاری ہمت جانی
دھکے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی . . .]

اور اسی لئے مذہبی تفرقے کی بھی ممانعت
کی ہے -

ان الذين فرقوا دينهم و كانوا شيعاً لست منهم في
شيء . . . [الانعام (۶) : ۱۵۹]

[جو لوگ اپنے دین میں تفرقہ ڈالیں اور فرقہ
فرقہ بن جائیں ، تو اُن سے کسی طرح کا سروکار نہ
دکھ . . .]

برعکس اس کے گمراہوں کے بارے میں ہے —

- - - باسہم بینہم شدید - تحسبہم جمیعاً و قلوبہم
شقی - ذلک باسہم قوم لا یعقلون -

[الکشر (۵۹) : ۱۴]

[اُن کی سختی آپس ہی میں سخت ہے - (۱۷)
مخاطب ') تو اُن کو اکٹھا سمجھتا ہے حالانکہ اُن
کے دل سب مختلف ہیں - یہ اس لئے ہے کہ وہ
لوگ عقل نہیں رکھتے -]

اور اسی لئے مسلمانوں سے یوں خطاب کیا گیا
ہے -

ان یکن منکم عشرون صابرون یغلبوا مائتین - و
ان یکن منکم مائۃ یغلبوا الفا من الذین کفروا
بانہم قوم لا یفقیہون - الثن خفف اللہ عنکم و
علم ان فیکم ضعفا - فان یکن منکم مائۃ صابرة
یغلبوا مائتین - و ان یکن منکم الف یغلبوا
الفین باذن اللہ - و اللہ مع الصابرين -

[الانفال (۸) : ۶۵ و ۶۶]

[اگر تمہارے بیس مستقل^۹ شخص ہوں تو غالب
آئیں گے دو سو پر - اور اگر تمہارے ایک سو شخص
ہوں غالب آئیں گے کفر کرنے والوں میں سے ایک ہزار

پر، اس لئے کہ یہ لوگ سمجھ نہیں رکھتے - ہاں، ابھنی کے لئے خدا نے تمہارے ذمہ کو ہلکا کر دیا ہے کیونکہ اس کو معلوم ہے کہ تم میں کچھ کمزوریاں باقی ہیں - تو اگر تمہارے سو شخص مستقل مزاج ہوں تو دو سو پر غالب آئیں گے اور اگر تمہارے ایک ہزار شخص ہوں تو خدا کے حکم سے دو ہزار پر غالب آئیں گے - اور خدا مستقل مزاجوں کے ساتھ ہے -]

(۴) لوگوں کی دشمنی سے بچنا -

یا ایہا الذین آمنوا اذکروا نعمت اللہ علیکم اذ ہم قوم ان یبسطوا الیکم ایدیہم فکف ایدیہم عنکم - [المائدہ (۵) : ۱۱ ؛ پھر دیکھو القمر (۵۴) : ۳۴ و ۳۵]

['مؤمنو' تم پر خدا کی نعمت یاد کرو جب لوگوں نے قصد کیا کہ تم پر دست درازی کریں اور اس نے تم سے ان کے ہاتھ روک دیئے -]

(۵) دشمنوں کی اذیت سے بچنا -

و اذ قال موسیٰ لقومہ اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ انجیکم من آل فرعون یمسومونکم سوء العذاب

و یذبکون ابتادکم و یستکحیون نسادکم . . .
[ابراہیم (۱۴) : ۶]

[اور جب موسیٰ نے اپنے لوگوں سے کہا کہ اپنے
اوپر خدا کی نعمت یاد کرو جب اس نے تم لوگوں کو
فرعون کی قوم سے چھڑایا کہ وہ تم کو بڑی تکلیف
دے رہے تھے اور تمہارے لڑکوں کو ذبح کر ڈالتے تھے
اور صرف عورتوں کو زندہ دھنکے دیتے تھے . . .]

(۶) مصیبت سے نجات، مذمت سے بریت -

لولا ان تدارکک نعمة من ربہ لنبد بالعراد وهو
مذموم [القلم (۶۸) : ۴۹]

[اور اگر اس کے پروردگار کی نعمت یونس کے
شامل حال نہ ہوتی تو وہ یقینی ساحل پر اس
حالت میں پڑا ہوتا کہ وہ ذلیل بھی ہوتا -]

چنانچہ فرمایا ہے —

و لو ان اهل الكتاب آمنوا و اتقوا لکفرنا عنهم
سیئاتهم . . . [السائدة (۵) : ۶۵]

[اور اگر اہل کتاب بات مانتے اور برائی سے بچتے
تو ہم ضرور ان کی مصیبتیں دور کر دیتے . . .]

(۷) علم کا حاصل ہونا -

و کذلک یجتبیک ربک و یعلمک من تاویل
الاحادیث و یتیم نعمتہ علیک . . .

[حضرت یعقوب نے کہا اے بیٹے، اسی طرح تیرا
پروردگار تجکو برگزیدہ کرے گا اور تجکو باتوں کے
سمجھنے کا علم دے گا اور تجھ پر اپنی نعمتیں پوری
کرے گا . . .]

چنانچہ فرمایا ہے —

انما یتخشی اللہ من عبادہ العلماء

[فاطر (۳۵) : ۲۸]

[خدا کے بندوں میں سے تو علم والے ہی اس
کو جانتے ہیں -]

اسی لئے آپ نے فرمایا تھا —

اطلبوا العلم و لو کان بالصین

[علم طلب کرو گو چین میں ہی ہو -]

ہمارے نبی صلعم کی بھی دعا یہی تھی کہ

رب زدنی علما [طہ (۲۰) : ۱۱۳]

[اے میرے پروردگار مجھ کو اور علم دے -]

(۸) دوسری قوموں پر روحانی و مادی فضیلت -

و اذ قال موسى لقومه يا قوم اذكروا نعمة الله
عليكم اذ جعل فيكم انبياء و جعلكم ملوكا و
آتاكم ما لم يوت احدا من العالمين

[المائدة (۵) : ۲۰ ؛ پھر دیکھو الغمل

(۲۷) : ۱۹ ؛ ابراہیم (۱۳) : ۶ ؛ البقرة

(۲) : ۳۰ ، ۳۷ ، ۱۲۲ ، ۱۵۰ ، ۱۵۱ -

[اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری
قوم ، اپنے اوپر خدا کی نعمت یاد کرو جب اس
نے تم ہی لوگوں میں سے انبیاء مقرر کئے اور تم
لوگوں کو بادشاہ بنایا اور تم کو وہ سامان دیئے جو
اُس نے تمام قوموں میں سے اور کسی کو نہیں
دیا -]

چنانچہ خدا کے بندوں کی دعا یہ ہوتی ہے —

و اجعلنا للمتقين اماماً [الفرقان (۲۵) : ۷۴]

[اور ہم سبھوں کو متقیوں کا نمونہ بنا -]

قال رب اغفر لی و هب لی ملکاً لا ینبغی لاحد
من بعدی - انک انت الوهاب [ص (۳۸) : ۳۵

[حضرت سلیمان نے دعا مانگی اے میرے پروردگار،
مجھ کو اپنی پناہ میں رکھ، اور مجھ کو ایسی سلطنت
دے کہ میرے بعد پھر یہ کسی کے شایان شان نہ
ہو - یقینی تو ہی سب کچھ دینے والا ہے -]

فقد آتینا آل ابراهیم الکتاب و الحکمة و آتیناهم
ملکاً عظیماً [النساء (۴) : ۵۳

[اور ہم نے ابراہیم کی اُمت کو کتاب دی اور
حکمت، اور ان کو ایک بڑی سلطنت دی -]

کذاب آل فوعون و الذین من قبلهم - کفروا بایات
اللہ فاخذہم اللہ بذنوبہم - ان اللہ قوی شدید
العقاب - ذلک بان اللہ لم یک مغیراً نعمۃ
انعمہا علی قوم حتیٰ یغیروا ما بانفسہم و ان
اللہ سميع علیم - [الانفال (۸) : ۵۲

[جیسا کہ فوعون والوں اور ان سے اگلوں کا حال
ہوا، یہ لوگ خدا کے احکام کو نہ مانے اس لئے
خدا نے ان کو ان کے گناہوں کے سبب عذاب میں

گرفتار کیا - یقینی خدا سخت سزا دینے والا ہے -
یہ اس لئے کہ خدا کسی قوم کو اپنی نعمتوں سے
فیضیاب کرنے کے بعد اپنی نعمتوں کو نہیں بدلتا جبہ
تک وہ لوگ خود اس مادے کو نہ بدلیں جو ان
کے اندر ہے - اور خدا خوب سنتا اور جانتا ہے -]

(۹) بین فضیلتیں -

سل بني اسرائيل کم آتيلاهم من آية بينة و من
يبدل من نعمة الله من بعد ما جائتته فان الله
شديد العقاب [البقرة (۲) : ۲۱۱]

[بني اسرائيل سے پوچھو ہم نے اُن کو کتنی
ہی بین فضیلتیں دیں - مگر جو کوئی اُن کے حاصل
کرنے کے بعد بھی خدا کی اس نعمت کا اُلٹا مصرف
لے تو خدا اس کو ضرور سخت سزا دے گا -]

(۱۰) سامان و ضروریات زندگی کا حاصل ہونا -

فكلوا مما رزقكم الله حلالا طيبا و اشكروا نعمت
الله ان كنتم اياه تعبدون

[النحل (۱۶) : ۱۱۴]

[تو جو سامان خدا نے تم لوگوں کو دیا ہے اس

کو حلال اور مزیدار بنا کر کام مہیں لاؤ ، اور خدا کی اُس نعمت کی قدر کرو کیونکہ تم اُسی کی حقیقت کی خدمت گزاری کرتے ہو ۔]

(۱۱) آسمان و زمین کے رزق سے فیضیاب ہونا ۔

یا ایہا الناس اذکروا نعمت اللہ علیکم - هل من خالق غیر اللہ یرزکم من السماء و الارض . . .
[الفاطر (۳۵) : ۳]

[لوگو ، اپنے اوپر خدا کی نعمت یاد کرو ۔ کیا خدا کے سوا بھی کوئی خالق ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے سامان بہم پہنچائے ؟ . . .]

چنانچہ فرمایا ہے —

و لو انہم اقاموا التورۃ و الانجیل و ما انزل الیہم
من ربہم لاکلوا من فوقہم و من تحت ارجلہم -
[السائدۃ (۵) : ۶۶]

[اور اگر یہ اہل کتاب تورات اور انجیل اور جو کچھ اُن پر اُن کے پروردگار کی طرف سے اُترا ہے ان سب پر قائم رہیں تو وہ یقینی اپنے اوپر آسمان سے اور اپنے پاؤں کے نیچے کی زمین کے رزق سے فیضیاب ہوں گے ۔]

(۱۲) قدرتی اشیاء سے استفادہ -

اللہ الذی خلق السموات والارض و انزل من السماء
ماء فاخرج به من الثمرات رزقا لکم و سنخر لکم
الفلک لتجری فی البکر بامره - و سنخر لکم
الانهار - و سنخر لکم الشمس والقمر دائبین -
و سنخر لکم اللیل والنهار - و آتیکم من کل ما
سالتموه - و ان تعدوا نعمت اللہ لا تحصوها . . .

[ابراہیم (۱۴) : ۳۲ - ۳۴ ؛ پھر دیکھو

الذخرف (۴۳) : ۱۲ و ۱۳ ؛ لقمان

(۳۱) : ۳۱ ؛ الاحقاف (۴۶) : ۱۵ -

[خدا وہ ذات ہے کہ اس نے آسمان اور زمین
بنائی اور اوپر سے پانی برسایا اور پھر اس سے پہل
اُگلے کہ تمہارے لئے سامان غذا ہے - اور کشتی کو
تمہارے کام میں دیا کہ وہ اسی کے حکم سے سمندر میں
چلتی ہے - اور اس نے دریاؤں کو بھی تمہارے کام
میں دیا - اور اس نے سورج اور چاند کو بھی تمہارے
کام میں دیا کہ یہ دونوں اپنی اپنی گردش میں لگے
ہیں - اور اس نے رات اور دن کو بھی تمہارے کام
میں دیا - اور جو چیزیں تم چاہتے ہو وہ سب

تم کو دیتا ہے - اور اگر تم خدا کی ان نعمتوں کو
گننا چاہو تو ہرگز نہ گن سکو گے]

الذی جعل لکم الارض مہداً و جعل لکم فیہا سبلاً
لعلکم تہتدون - و الذی نزل من السماء ماء
بقدر - فانشرنا بہ بلدةً میناً . . . و الذی خلق
الازواج کلہا و جعل لکم من الفلک و الانعام ما
ترکبون لتستعوا علی ظہورہ ثم تذکروا نعمۃ ربکم
اذا استویتم علیہ و تقولوا سبحان الذی سخر
لنا هذا و ما کنا لہ مقرنین . . .

[الزخرف (۲۳) : ۱۰ - ۱۳]

[وہی ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو پھیلا
دیا اور اس میں تمہارے آنے جانے کے لئے سڑکیں
بھی دکھیں تاکہ تم ان پر چلو - اور وہی ہے جس
نے اپنی حکمت سے اوپر سے پانی برسایا - پھر اسی
سے ہم نے ایک مردہ زمین کو ابھارا . . . اور وہی
ہے جس نے ہر چھڑ کے چوڑے بنائے اور تمہارے
لئے کشتی اور مویشیوں کا سامان کیا جن پر سوار
ہوتے ہو ، تاکہ تم ان کی پیٹھ پر آرام سے بیٹھو اور
اپنے پروردگار کی نعمت کو یاد کرو جب اس پر

اچھی طرح بیٹھ لو اور کہو سبحان اللہ کہ اُسی نے ان سب کو ہمارے بس میں کر دیا ورنہ ہم تو اس قابل نہ تھے کہ ان کا مقابلہ کرتے! . . .]

و الانعام خلقها لكم فيها دفع و مدافع و منها
 تاكلون - و لكم فيها جمال حين تريحون و حين
 تسرحون - و تحصل ائصالكم الى بلد لم تكونوا
 بالغيه الا بشق الانفس . . . و النخيل و البغال
 و الحمير لتركبوها و زينة - و يخلق ما لا
 تعلمون - . . . هو الذي انزل من السماء ماء لكم
 منه شراب و منه شجر فيه تسيمون - ينبت
 لكم به الزرع و الزيتون و النخيل و الاعناب و من
 كل الثمرات - ان في ذلك لاية لقوم يتفكرون -
 و سخّر لكم الليل و النهار و الشمس و القمر -
 و النجوم مستخدرات بامرہ - ان في ذلك لآيات
 لقوم يعقلون - و ما ذرأ لكم في الارض مختلفا
 الوانہ - ان في ذلك لاية لقوم يذكرون - و هو
 الذي سخّر البحر لتاكلوا منه لحما طريا و
 تستخرجوا منه حلية تلبسونها - و تري الفلك
 مواخر فيه و لتبتغوا من فضله و لعلكم تشكرون -
 و القوي في الارض و راسي ان تمهد بكم و انهارا

و سبلا لعلکم تہتدون و علامات - و بالنجم
 ہم یہتدون - ... و ان تعدوا نعت اللہ
 لا تحصوها - [النحل (۱۶) : ۵ - ۹]

[اور خدا نے تمہارے لئے مویں شہاں پیدا کیں -
 اُن سے جزاؤں اور کتنے فائدے ہیں، اور تم ان کو
 کھاتے بھی ہو - اور ان سے تمہارے لئے رونق بھی ہے
 جب شام کو ان کو پھیر لاتے ہو اور جب ان کو چراتے
 ہو - اور یہ تمہارے بوجھ اُٹھا کر ان شہروں کو لے
 جاتے ہیں جہاں تم اور کسی طرح نہیں پہنچ سکتے
 سوا اس کے کہ اپنی جانوں کو ضیق میں ڈالے . . .
 وہی ہے جس نے اوپر سے پانی برسایا - تم اس سے
 پیتے ہو اور اسی سے درخت پیدا ہوتے ہیں کہ تم
 اپنی مویں شہاں چراتے ہو - اس سے وہ تمہارے لئے
 کھیتی اُگاتا ہے اور زیتون اور کھجور اور انگور اور
 ہر قسم کے میوے - اس میں اُن لوگوں کے لئے جو
 فور کرتے ہیں قدرت کی دلیل ہے - اور اُس نے
 رات اور دن کو تمہارے کام میں لگا دیا اور سورج
 اور چاند کو - اور تارے بھی اسی کے حکم سے کام
 میں لگے ہیں - اس میں اُن لوگوں کے لئے جو
 عقل رکھتے ہیں قدرت کی دلیلیں ہیں - اور جو

کچھ اس نے تمہارے لئے زمین پر مختلف رنگوں کے بکھیر رکھے ہیں - اس میں بھی ان لوگوں کے لئے جو غور کریں قدرت کی دلیل ہے - اور وہی ہے جس نے دریا کو کام میں لگایا کہ تم اس میں سے تازہ گوشت کھاتے اور اس میں سے زیورات نکالتے ہو جو تم پہنتے ہو - اور اس میں تم کشتیاں دیکھتے ہو کہ موجوں میں پہاڑی چلی جانی ہیں، اور یہ اس لئے کہ تم اس کی دی ہوئی کثرت و فراوانی کی جستجو کرو، اور یہ اس لئے کہ تم اُن کی قدر کرو - اور اس نے زمین پر بوجھل پہاڑ ڈال دیئے کہ اس سے تم کو غذا بہم پہنچے اور دریا اور راستے نکلیں کہ تم دنیا میں چلو پھرو - اور کتنے علامات، اور تارے سے بھی لوگ راہ چلتے ہیں اور اگر تم خدا کی نعمتوں کو گلنا چاہو تو ہرگز ان کو نہیں گن سکتے -]

چنانچہ ابوالالباب (دل رکھنے والوں) کی ایک تعریف یہ بھی فرمائی ہے —

الذین یذکرون اللہ قیاما و قعودا و علی جنوبہم
و یتفکرون فی خلق السموات و الارض -

ربنا ما خلقت هذا باطلا . . .

[آل عمران (۳) : ۱۹۱]

[جو لوگ کھڑے اور بیٹھ اور کھڑے اور کھڑے
خدا کا دھیان کرتے اور آسمان اور زمین کی بناوت پر
غور کرتے اور کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار ' تو نے یہ
سب ہرگز فضول نہیں بنائے -]

(۱۳) خدا کے سوا کسی کا خوف باقی نہ رہنا -

فلا تخشوهم و اخشوني و لاتم نعمتي عليكم و
لعلمكم تهتدون [البقرة (۲) . ۱۵۰]

[اس لئے تم لوگوں سے نہ ڈرو بلکہ متجہ، سے
ڈرو کہ میں تم لوگوں پر اپنی نعمتیں پوری پوری
اُتاروں اور اس طرح تم کو فلاح کی راہ بھی معلوم
ہو جائے -]

(۱۴) اہل و عیال مع سامان آسائش صحیح و
سالم پیدائش و برقی سفر و حضر میں
رہائش کے سامان موسمی پوشش -

و الله جعل لكم من انفسكم ازواجا و جعل
لكم من ازواجكم بنين و حفدة و رزقكم من

الطیبات - ا فبالباطل یؤمنون و بنعمت اللہ
ہم یکفرون . . .

واللہ اخرجکم من بطون امہاتکم لا تعلمون شیئاً
و جعل لکم السمع و الابصار و الافئدة لعلکم
تشکرون . . . ان فی ذلک لایات لقوم یؤمنون -
اللہ جعل لکم من بیوتکم سکناً و جعل لکم
من جلود الانعام بیوتا تستخفونها یوم ظعلکم و
یوم اقامتکم و من اصوافها و اوبارها و اشعارها
اثاثاً و متاعاً الی حین - واللہ جعل لکم ما
خلق ظلالاً و جعل لکم من العجبال اکثانا و
جعل لکم سرائیل تقیکم الحمر و سرائیل تقیکم
باسکم - کذلک یتم نعمتہ علیکم لعلکم
تسلمون - [النحل (۱۶) : ۷۲ و ۷۴ - ۸۱

[اور خدا نے تمہاری ہی جنس سے تمہارے لئے
جوڑے بنائے ، اور تمہارے جوڑوں میں سے بیٹے اور
پوتے دیئے ، اور تم کو کتنی ہی عمدہ چیزیں بھی بہم
پہنچائیں - تو کیا تم لغویت کو مانتے اور خدا کی
ان نعمتوں سے انکار کرتے ہو ؟ . . .

[اور خدا نے تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے

پیدا کیا اس حالت میں کہ تم کچھ بھی نہ جانتے تھے، اور تمہارے لئے کان اور آنکھ اور دل بنائے تاکہ تم ان کی قدر کرو اور خدا نے تمہارے دھنوں کے لئے گھر دیئے، اور تمہارے لئے موسیٰوں کی کھالوں کے دبیروے دیئے جو تم کو تمہارے سفر کے زمانہ میں اور قیرا دالنے میں ہلکے ہوتے ہیں - اور ان کے اُون اور پشمینہ اور بال سے کتے ساز و سامان ایک مدت کے لئے ہوتے ہیں - اور خدا نے تمہارے لئے ہر چیز کو جو اس نے بنائی ہے سایہ دیا اور تمہارے لئے پہاڑی قلعوں کو چھپنے کی جگہیں بنائیں اور تمہارے لئے گرمی سے بچنے کے گرتے اور لڑائی سے بچنے کے گرتے بہم پہنچائے - اس طرح خدا تم پر اپنی نعمتیں پوری کرتا ہے تاکہ تم بات مانو -

(۱۵) راحت و آسائش -

و لئن اذقناہ نعماء بعد ضراء مسته . . .

[ہود (۱۱) : ۱۰؛ پھر دیکھو الانفال (۸) :

۵۳؛ الزمر (۳۹) : ۸ و ۳۹؛ الدخان

(۳۴) : ۲۵ - ۲۷؛ المزمل (۷۳) : ۱۱

[اور اگر ہم انسان کو تکلیف کے بعد جو اس کو

پہنچی ہو آسائش کا مزہ چکھائیں]

(۱۶) سزا کا مستوجب نہ ہونا -

و لولا نعمة ربی لکنتم من المسکفرین

[الصافات (۳۷) : ۵۷]

[اگر میرے پروردگار کی نعمت میرے شامل حال

نہ ہوتی تو میں یقینی سزا کا مستوجب ہوتا -]

(۱۷) آزادی کا حاصل ہونا -

و تلك نعمة تمنها علی ان عبدت بنی اسرائیل

[الشعراء (۲۹) : ۲۴]

[موسیٰ نے کہا اے فرعون ، اور تو جس نعمت

کا مجھ پر احسان جتنا ہے وہ یہ ہے کہ تو نے میری

قوم (بنی اسرائیل) کو غلام بنا ڈالا ہے - یعنی یہ

تو نعمت نہ ہوئی -]

قرآن میں آیا ہے —

ان الذین توفیہم الملائكة ظالمی انفسہم قالوا فیم

کنتم - قالوا کنا مستضعفین فی الارض - قالوا

الم تکن ارض اللہ واسعة فتہاجرروا فیہا - فاولئک

ماویہم جہنم و سادت مصیرا الا المستضعفین
من الرجال و النساء و الولدان لا یستطیعون
حیلة و لا یہتدون سبیلا -

[النساء (۴) : ۹۷ و ۹۸]

[جن لوگوں کو موت کے فرشتے وفات دیتے ہیں
اس حالت میں کہ وہ اپنے ہی اوپر ظلم کر رہے
ہیں ، وہ کہتے ہیں تم کس حالت میں تھے ؟ تو
یہ کہتے ہیں ہم اس ملک میں محکوم تھے - تو
وہ کہتے ہیں کیا خدا کی زمین اتنی کشادہ نہ
تھی کہ تم وہاں ہجرت کر جاتے ؟ تو ان کا تھکانہ
جہنم ہے ، اور یہ دھلے کی بری جگہ ہے - مگر وہ
محکوم مرد ، عورت اور بچے جو سامان کی استطاعت
نہیں رکھتے اور جن کو راہ نہیں معلوم ان کو شاید
خدا معاف کر دے . . .]

و ما لکم لا تقاتلون فی سبیل اللہ و المستضعفین
من الرجال و النساء و الولدان الذین یقولون
ربنا اخرجنا من هذه القرية الظالم اهلها - و
اجعل لنا من لدنک ولیا و اجعل لنا من
لدنک نصیرا - [النساء (۴) : ۷۵]

[اور تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ تم لوگ
محض خدا کی خوشنودی کے لئے اور محکوم مرد
اور عورت اور بچوں کے لئے بھی نہیں لڑتے جو دعا
کرتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار، ہم کو ہماری
اس بستی سے نکال کہ اس کے مالک ظالم ہیں،
اور اپنی طرف سے ہمارے لئے ایک حمایتی پیدا
کر اور اپنی طرف سے ہمارے لئے ایک مددگار
پیدا کر؟]

چنانچہ ایک موقعہ پر اور فرمایا ہے —

و ما ادريک ما العقیة - فک رقبة . . .

[البلد (۹۰) : ۱۲ و ۱۳]

[اے مخاطب، اور تو نے کیا سمجھا حق کی
اونچی گھاٹی کیا ہے؟ وہ کسی جاندار کی گردن
پر سے ظالمانہ دباؤ کا دور کرنا ہے . . .]

اب صراط الذین انعمت علیہم کے معنی کیا ہوئے؟ —
اُن لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام و اکرام کئے،
وہ راہ جس پر چل کر لوگوں نے تیری نعمتیں
حاصل کیں، یعنی ان لوگوں کی راہ —

- (۱) جو دل و دماغ کی کمزوریوں سے بری ہیں ،
- (۲) جن کے ہاں صفائی و تندرستی کے سامان مہیا ہیں ،
- (۳) جن میں آپس میں دشمنی نہیں ، اور جن میں محبت قائم ہے ،
- (۴) جو لوگوں کی دشمنی سے بچے ہیں ،
- (۵) جو دشمنوں کی اذیت سے بچے ہیں ،
- (۶) جو مصیبتوں سے بچے اور مذمت سے بری ہیں ،
- (۷) جن کو علم حاصل ہے ،
- (۸) جن کو دنیا کی قوموں پر روحانی و مادی فضیلت حاصل ہے ،
- (۹) جن کو اور بین فضیلتیں بھی حاصل ہیں ،
- (۱۰) جن کو سامان و ضروریات زندگی حاصل ہیں ،
- (۱۱) جو آسمان و زمین کے رزق سے فیضیاب ہیں ،
- (۱۲) جو قدرتی اشیاء سے استفادہ حاصل کرتے ہیں ،
- (۱۳) جن کو خدا کے سوا کسی اور کا خوف نہیں ،

- (۱۴) جو صاحب اہل و عیال ہیں ، اور جن کے پاس سامان آسائش بھی ہیں ، جن کے ہاں صحت و سلامت و ترقی ہے ، جن کو سفر و حضر میں دھائش و موسمی پوشش کے سامان حاصل ہیں ،
- (۱۵) جن کو آسائش حاصل ہے ،
- (۱۶) جو سزا کے مستحق بالکل نہیں ،
- (۱۷) جو آزاد ہیں ۔

المغضوب علیہم

قرآن میں لفظ مغضوب کا اطلاق کن لوگوں پر ہوا ہے ؟ — وہ لوگ یہ ہیں

(۱) خِدا کے نہ ماننے والے ۔

۔ . . و لكن من شرح بالكفر صدرا فعليهم غضب من الله - و لهم عذاب عظيم - ذلك بانهم استكبروا الحياة الدنيا على الآخرة و ان الله لا يهدي القوم الكافرين - اولئك الذين طبع الله على قلوبهم و سمعهم و ابصارهم - و اولئك هم الغافلون - [النحل (۱۶) : ۱۰۸ - ۱۰۸]

[جو کوئی دل کھول کر کفر کرے تو ایسوں پر خدا کا غضب ہے اور ان کے لئے بڑی تکلیف ہے - یہ اس واسطے کہ انہوں نے فوری زندگی کو آئندہ سے عزیز رکھا - اور خدا کفر کرنے والوں کو ہدایت نہیں کرتا - یہی ہیں جن کے دلوں پر اور کانوں پر اور آنکھوں پر خدا نے مہر کر دی ہے - اور یہ ہیں غافل -]

و الذین یحاجون فی اللہ من بعد ما استجب لہ حجبتہم داخضۃ عند ربہم و علیہم غضب و لہم عذاب شدید - [اشوری (۴۲) : ۱۶]

[اور جو لوگ خدا کے بارے میں حاجت کرتے ہیں بعد اس کے کہ لوگوں نے اس کو مان لیا . . . ان کے اوپر غضب ہے اور ان کے لئے سخت عذاب ہے -]

بئسما اشتروا بہ انفسہم ان یکفروا بما انزل اللہ بغیا ان ینزل اللہ من فضلہ علی من یشاء من عبادہ - فبامو بغضب علی غضب - و للکافرین عذاب مہین - [البقرہ (۲) : ۹۰]

[برے مول خرید کیا انہوں نے اپنی جانوں کو کہ نہ مانا اس چیز کو جو خدا نے نازل کی محض

اس ضد سے کم نازل کرتا ہے خدا اپنا فضل اپنے
بلندوں میں سے جس پر چاہتا ہے - پس یہ غضب
پر غضب کے مستحق ہوئے - اور کفر کرنے والوں کے
لئے ذلت کا عذاب ہے -]

(۲) رزق سے بیجا فائدہ اُٹھانے والے -

یا بنی اسرائیل . . . کُلُوا مِنْ طِیِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ
وَلَا تَطْغَوْا فِیْهِ فِیْحَلَّ عَلَیْكُمْ غَضَبِیْ - وَ مَنْ
یَحْلَلْ عَلَیْهِ غَضَبِیْ فَقَدْ هَوَّیْ - [طہ (۲۰) : ۸۱]

[اے بنی اسرائیل ، . . . جو عمدہ چیزیں
ہم نے تم کو بطور رزق کے دی ہیں اُن سے فائدہ
اُٹھاؤ ، مگر اس بارے میں آپس میں سرکشی نہ
کرو کہ تم پر میرا غضب اُترے ، کہونکہ جس پر
میرا غضب اُترا تو وہ برباد ہوا -]

چنانچہ فرمایا ہے —

کُلُوا وَ اشْرَبُوا مِنْ رَزَقِ اللّٰهِ وَ لَا تَعْتُوا فِی الْاَرْضِ
مُفْسِدِیْنَ - [البقرہ (۲) : ۶۰]

[خدا نے جو کچھ دیا ہے اس میں سے کھاؤ
اور پیو ، مگر دنیا میں فساد کرتے نہ پھرو -]

(۳) آبائی گمراہیوں پر اصرار کرنے والے -

قالوا ا جئتنا للعبد اللہ وحدہ و نذر ما کان یعبد
اباننا . . . قال قد وقع علیکم من ربکم
رجس و غضب - [الاعراف (۷) : ۷۰ و ۷۱]

[قوم عاد بولی کیا تو ہمارے پاس اس واسطے
آیا ہے کہ ہم محض خدا کی عبادت کریں اور جن
کی ہمارے باپ دادے عبادت کرتے رہے اُن کو چھوڑ
دیں؟ . . . اُن کے نبی نے کہا تم پر تمہارے پروردگار
کی طرف سے عذاب اور غضب آکر رہے گا . . .]

(۴) ذلیل طبیعت والے -

من لعنہ اللہ و غضب علیہ و جعل منهم القردة
و الخنازیر و عبد الطاغوت - اولئک شر مکانا و
افضل عن سواد السبیل - [المائدة (۵) : ۶۰]

[جس پر خدا نے لعنت کی اور غضبناک ہوا
اور اُن میں سے کچھ کو بندر اور سور کر دیا اور
وہ لغو چیزوں کی عبادت کرنے لگے - یہی لوگ
درجہ کے اعتبار سے برے ہیں اور سیدھی راہ سے بہت
بہتکے ہوئے -]

(۵) نفاق و شرک کرنے والے -

ويعذب المنافقين و المنافقات و المشركين و
المشركات الظانين بالله ظن السوء - عليهم
دائرة السوء - و غضب الله عليهم و لعنهم
و اعد لهم جهنم - و ساءت مصيرا -
[الفتح (۳۸) : ۶]

[اور خدا عذاب کرے گا منافق مرد اور منافق
عورتوں پر اور مشرک مرد اور مشرک عورتوں پر جو
خدا کے بارے میں برے برے خیالات رکھتے ہیں -
اُن پر بری گردش پڑے گی اور اُن پر خدا غضبناک
ہوگا اور اُن پر لعنت کرے گا اور اُن کے لئے اس نے
جہنم تیار رکھا ہے، اور وہ بری جگہ ہے جانے کی -]
(۶) نیک لوگوں کو ایذا پہنچانے والے -

و من يقتل مؤمنا متعمدا فجزاءه جهنم خالدا
فيها و غضب الله عليه و لعنه و اعد له عذابا
عظيما - [النساء (۴) : ۹۳]

[اور جو کوئی کسی مؤمن کو عمداً قتل کرے تو
اس کی سزا جہنم ہے کہ وہ اس میں پڑا رہے گا اور خدا

اس پر غضبناک ہوگا اور اس پر لعنت کرے گا اور
اس نے اس کے لئے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے -]

(۷) کفر کے آگے دب جانے والے -

یا ایہا الذین آمنوا اذا لقیتم الذین کفروا زحفا
فلا تولوهم الادبار - و من یولهم یومئذ دبرہ الا
متحرفا لقتال او متحیزا الی فئۃ فقد باء
بغضب من اللہ و ماویہ جہنم - و بتئس
المصیر - [الانفال (۸) : ۱۵ و ۱۶]

['مؤمنو' جب تم میدان جنگ میں کفر کرنے
والوں سے بھڑو تو ان کو پیٹھ مت دو - اور جو
کوئی ان کو اس دن پیٹھ دے سوا اس کے کہ چال
چل رہا ہو لڑائی کی یا جا مل رہا ہو ایک
فوج سے تو وہ خدا کے غضب کا مستحق ہو گیا
اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے - وہ بری جگہ ہے
تھہرنے کی -]

(۸) ذلت اور افلاس میں گرفتار لوگ -

و ضربت علیہم الذلۃ و المسکنۃ و باؤ بغضب من
اللہ - ذلک بانہم کانوا یکفرون بآیات اللہ

و یقتلون الذین بغیر الحق - ذلک بما عصوا
و کانوا یعتدون - [البقرة (۲) : ۶۱]

[اور ان پر ذلت اور افلاس کی مار پڑی اور
وہ خدا کے غضب کے مستحق ہو گئے - یہ اس لئے
کہ انہوں نے خدا کے احکام کو نہ مانا اور ناحق
کو بھی نبیوں کو قتل کیا - یہ اس لئے کہ وہ
سرکشی اور تعدی کرنے والے تھے -]

تو ضمیر المغمضوب علیہم کے معنی ہوئے جن پر
تیرا غضب نہیں، یعنی جو ایسے نہیں کہ —

- (۱) خدا کو نہ مانیں،
- (۲) رزق سے بیجا فائدے اٹھائیں،
- (۳) آبائی گمراہیوں پر اصرار کریں،
- (۴) ذلیل طبیعت رکھیں،
- (۵) نفاق و شرک کریں،
- (۶) نیک لوگوں کو ایذا پہنچائیں،
- (۷) کفر کے آگے دب جائیں، اور
- (۸) ذلت اور افلاس میں گرفتار ہوں -

الضَّالِّينَ

ضالین کے معنی ہیں ضلالت (گمراہی) میں پڑے ہوؤں کے ۔

قرآن میں لفظ ضلالت (یعنی گمراہی) کا استعمال اِن معنوں میں ہوا ہے —

(۱) . خدا کو نہ ماننا۔۔

. و من یكفر بالله و ملائكته و کتبه و رسله و الیوم الآخر فقد ضل ضلالا بعیدا - [النساء (۴) : ۱۳۶]

[اور جو کوئی خدا کو اور اُس کی طاقتوں کو اور اس کی کتابوں کو اور اس کے رسولوں کو اور انجام کے وقت کو نہ مانے تو وہ ضلالت میں دور جا پڑا -]

(۲) . کسی دوسری چیز کو خدا کے برابر ماننا -

. و من یشرك بالله فقد ضل ضلالا بعیدا - [النساء (۴) : ۱۱۶ ؛ پھر دیکھو الانعام (۶) : ۵۶]

[اور جو کوئی خدا کے ساتھ کسی کو شریک کرے تو وہ ضلالت میں دور جا پڑا -]

(۳) خدا کو چھوڑ کر دوسرے سے دعا مانگنا جن سے نہ کچھ نقصان ہی ہو سکتا ہے اور نہ نفع -

یدعوا من دون اللہ ما لا یضرہ و ما لا ینفعہ -
ذلک هو الضلال البعید - [الحج (۲۲) : ۱۲]

[خدا کو چھوڑ کر ایسے سے دعا مانگنا ہے جو نہ اس کا برا ہی کر سکتا اور نہ اس کا بہلا -
یہی تو ہے بڑی ضلالت -]

(۴) اعلاء حق کو نہ ماننا -

و من لا یجب داعی اللہ فلیس بمعجز فی الارض
و لیس لہ من دونہ اولیاء - اولئک فی ضلال
مبین - [الاحقاف (۴۶) : ۳۲]

[اور جو کوئی خدا کے منادی کرنے والے کی بات نہ مانے تو وہ ہرگز دنیا میں سبقت نہیں لے جا سکتا ، اور نہ خدا کے سوا اس کا کوئی دوست ہی ہے - یہی لوگ صریح ضلالت میں ہیں -]

(۵) خدا اور رسول کے خلاف عمل کرنا -

و من يعص الله و رسوله فقد ضلّ ضلّلا مبینا -

[الاحزاب (۳۳) : ۳۶]

[اور جو کوئی خدا اور اس کے رسول کے خلاف کرے تو وہ صریح ضلالت میں پڑا -]

(۶)۔ فوری باتوں کو انجام پر ترجیح دینا -

الذین يستحبون الحياة الدنيا علی الآخرة و

يصدون عن سبیل الله و یبغونها عوجا -

اولئك فی ضلال بعید - [ابراہیم (۱۴) : ۳]

[جو لوگ فوری عیش کو انجام سے زیادہ عزیز

دکھتے ہیں اور اپنے عمل سے لوگوں کو خدا کی راہ

سے روکتے ہیں اور اس کو تھڑھی کرنا چاہتے ہیں،

تو یہی لوگ ضلالت میں دور جا پڑے -]

(۷)۔ ایمان کی بات چھوڑنا -

و من یتبدل الکفر بالایمان فقد ضلّ سواء السبیل -

[البقرة (۲) : ۱۷۸ ؟] پھر دیکھو المائدة

(۵) : ۱۲ : المستحقة (۶۰) : ۱

[اور جو کوئی ایمان کو چھوڑ کر کفر اختیار

کرے، تو وہ یقینی سیدھی راہ سے بھٹک گیا -]

(۸) حق کا چھوڑنا -

فما ذا بعد الحق إلا الضلال - [یونس (۱۰) : ۳۲]

[اور حق کے بعد ضلالت کے سوا اور کیا رہا ؟]

(۹) انجام کا یقین نہ رکھنا -

إلا أن الذين يمارون في الساعة لفي ضلال بعود -

[الشوری (۴۲) : ۱۸]

[جو لوگ انجام کی گھڑی کے بارے میں شک کرتے ہیں وہ یقینی ضلالت میں دور جا پڑے ہیں -]

بل الذين لا يؤمنون بالآخرة في العذاب و الضلال
البعید - [السبا (۳۴) : ۸]

[ہاں ، جو لوگ انجام کو نہیں مانتے وہ تکلیف اور بڑی ضلالت میں ہوں گے -]

(۱۰) اپنے اعمال کو بے وجہ اچھا سمجھنا -

قل هل ننبئكم بالآخسرین اعمالا - الذين ضل
سعیهم فی الحیوة الدنیا و هم یحسبون انهم
یحسنون صنعا - [الکہف (۱۸) : ۱۰۴]

[کہ دے ، (اے نبی ،) کیا ہم تم کو بتائیں
کہ اعمال کے اعتبار سے کون سب سے زیادہ گھائے میں
ہیں ؟ — جن کی کوششیں اس زندگی میں بہک
گئیں (ضلالت میں پڑیں) اور جو گمان کرتے ہیں
کہ وہ خوب اچھے کام کر رہے ہیں ۔]

(۱۱) جرم کا مرتکب ہونا ۔

ان المجرمین فی ضلال و سحر - [القمر (۵۴) : ۴۷

[مجرم لوگ ضلالت اور پائلپنے میں ہیں ۔]

(۱۲) لغویات میں پڑنا ۔

مثل الذین کفروا برہم اعمالہم کرماد اشتدت بہ
ریم فی یوم عاصف - لا یقدرون مما کسبوا علی
شیء - ذلک ہو الضلال البعید -

[ابراہیم (۱۴) : ۱۸]

[مثال اُن لوگوں کی جو اپنے پروردگار کو نہیں
مانتے ۔ اُن کے اعمال راکھ کی طرح ہیں کہ آندھی
کے دن اس پر زور کی ہوا چلی ۔ اپنی محنت
کی کمائی اُن کے کچھ بھی ہاتھ نہ لگی ۔ یہی
تو بڑی ضلالت ہے ۔]

(۱۳) بیجا حرکتیں کرنا -

بل الظالمون في ضلال مبين -

[لقمان (۳۱) : ۱۱]

[ہاں، بیجا کرنے والے تو صریح ضلالت میں

ہیں -]

(۱۴) شقی القلب ہونا -

فویل للقاسیة قلوبہم من ذکر اللہ - اولئک فی

ضلالت مبین - [الزمر (۳۹) : ۲۲]

[تو وائے اُن پر جن کے قلب خدا کے ذکر

سے بھی نہیں پسینجتے - یہی لوگ ہیں جو صریح

ضلالت میں ہیں -]

(۱۵) کفر کرنا اور لوگوں کو اپنے عمل سے گمراہ

کرنا -

ان الذین کفروا و صدوا عن سبیل اللہ قد ضلوا

ضللا بعیدا - [النساء (۴) : ۱۶۷]

[جو لوگ کفر کرتے اور اپنے اعمال سے لوگوں کو

خدا کی راہ سے روکتے ہیں وہ یقینی گمراہی میں

بڑی دور جا پڑے -]

(۱۶) - نفاق رکھنا -

و من الناس من يقول آمنا بالله و باليوم الآخر
و ما هم بمؤمنين . . . و اذا قيل لهم لا تفسدوا
في الارض قالوا انما نحن مصلحون - . . . و
اذا قيل لهم آمنوا كما آمن الناس قالوا انؤمن
كما آمن السفهاء . . . و اذا لقوا الذين آمنوا
قالوا آمنا و اذا خلوا الي شياطينهم قالوا انا
معكم انما نحن مستهزمون . . . اولئك الذين
اشتروا الضلالة بالهدى - [البقرة (۲) : ۸ - ۱۶]

[اور لوگوں میں ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں
ہم خدا اور انجام کے وقت کو مانتے ہیں، لیکن وہ
نہیں مانتے . . . اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ
دنیا میں فساد نہ کرو تو کہتے ہیں ہم تو محض
مصلح ہیں . . . اور جب ان سے کہا جاتا ہے
کہ بات مانو جس طرح لوگ بات مانتے ہیں تو
کہتے ہیں کیا ہم بھی اسی طرح مانیں جس طرح
بیوقوف مانتے ہیں؟ . . . اور جب وہ مؤمنوں سے
ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم بھی مانتے ہیں، اور
جب وہ اپنے شیطانوں میں اکیلے ہوتے ہیں تو کہتے
ہیں ہم تو ان سے محض مذاق کرتے ہیں . . . یہی

لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے ضلالت
(گمراہی) خرید لی -]

(۱۷) دین میں ناحق غلو کرنا -

قل یا اهل الكتاب لا تغلوا فی دینکم فیر الحق
و لا تتبعوا اھواء قوم قد ضلوا من قبل و اضلوا
کثیرا و ضلوا عن سواد السبیل -

[المائدة (۵) : ۷۷]

[اے نبی، کہ دو اے اہل کتاب، اپنے دین میں
ناحق غلو نہ کرو اور نہ ایسے لوگوں کی خواہشوں
کی پیروی کرو جو اس سے پہلے گمراہ ہوئے اور بہتوں
کو گمراہ کیا اور خود بھی سیدھی راہ سے ہٹ گئے -]

قل خسر الذین قتلوا اولادھم سفھا بغير علم و
حرموا ما رزقھم اللہ افتراء علی اللہ - قد ضلوا
و ما کانوا مهتدین - [الانعام (۶) : ۱۴۱]

[کہ دو کہ گھاتے میں دھو وہ لوگ جنہوں نے
بیوقوفی سے بے جانے بوجھ اپنی اولاد کو قتل کیا اور
خدا نے جو ان کو سامان بہم پہنچائے ان کو محض
خدا پر جھوٹ بنا کر حرام قرار دیا - یہ یقینی
ضلالت میں پڑے اور ان کو راہ نہ ملی -]

تو ولا الضالین کے معنی ہوئے جو ضلالت
(گمراہی) میں نہیں ، یعنی جو ایسے نہیں کم —

- (۱) خدا کو نہ مانیں ،
- (۲) دوسری کسی چیز کو خدا کے برابر مانیں ،
- (۳) خدا کو چھوڑ کر دوسرے سے دعا مانگیں جن سے
نہ کچھ نقصان ہی ہو سکتا ہے اور نہ نفع ،
- (۴) اعلاء حق کو نہ مانیں ،
- (۵) خدا اور رسول کے خلاف عمل کریں ،
- (۶) فوری باتوں کو انجام پر ترجیح دیں ،
- (۷) ایمان کی بات چھوڑیں ،
- (۸) حق کو چھوڑیں ،
- (۹) انجام کا یقین نہ رکھیں ،
- (۱۰) اپنے اعمال کو بے وجہ اچھا سمجھیں ،
- (۱۱) جرم کے مرتکب ہوں ،
- (۱۲) لغویات میں پڑیں ،
- (۱۳) بیجا حرکتیں کریں ،
- (۱۴) شقی القلب ہوں ،
- (۱۵) کفر کریں اور لوگوں کو اپنے اعمال سے گمراہ کریں ،
- (۱۶) نفاق رکھیں ، اور
- (۱۷) دین میں ناحق غلو کریں -

اس پوری سورت کا ماحصل

خدا کی ذات باطن ، عالی مرتبہ ، بزرگ ہے ،
اسی لئے اس کو اللہ کہتے ہیں ۔

چونکہ خدا کی ذات باطن ہے

اس لئے ہم دنیا کی کسی چیز کو جو ظاہر
ہے خدا نہ مانیں گے ،

وہ عالی مرتبہ ہے

اس لئے ہم کسی اچھی بات کا اطلاق اس
پر ہرگز نہ کریں گے ،

وہ بزرگ ہے

اس لئے ہم اس سے بزرگانہ برتاؤ ہی کی
توقع رکھیں گے ۔

وہی ایک ذات ہے جس نے دنیا کی تمام قوموں
بلکہ تمام مخلوق کو ماں اور باپ کی شفقت سے
یکساں پالا ہے ، جس سے اس کو رب کہتے ہیں ۔

جب اس ذات واحد نے تمام قوموں کو ، یہاں تک

کم تمام دنیا جہان کو ماں اور باپ کی شفقت سے
یکساں نشو و نما دی ہے ،

تو دنیا میں جو کچھ ہے اس کے ساتھ ہمارے
کیا تعلقات ہوئے ؟ —

سیہوں کلمہ ماں اور باپ خدا ہے
تو ہم سب آپس میں بھائی اور بہن ہوئے۔
چنانچہ اس ذات واحد نے دنیا جہان کو ، دنیا
جہان کی ہر قوم کو ، ہر شخص کو ، ہر چیز کو
والدین کی شفقت سے یکساں پالا ہے

اس لئے ہم بھی ان میں سے کسی کی بددی
نہ چاہیں گے ، کسی کو برباد نہ کریں گے
اس کو عضو معطل قرار نہ دیں گے ، بلکہ
ان سب کو بھی اپنے دائرے میں اسی طرح
کام کرنے دیں گے جس طرح ہم خود کرنے
کا حق رکھتے ہیں ۔

اس ذات میں ماں کے رحم (کوکھ) کی صفت
(مامتا) آتم درجہ موجود ہے ، اس لئے اس کے
رحمان و رحیم کہتے ہیں ۔

تو کیا ہم اُس کی اس مامتا کا جواب آپس
میں ماں جائے بھائی بھنوں کے سلوک سے
نہ دیں گے؟ کیا اس ذات کی مادری مامتا
اس بات کی متحمل ہو سکتی ہے کہ
ہم آپس میں اس کے خلاف کریں؟ کیا
یہ قطع رحم نہ ہوگا؟

اسی ذات واحد کا حکم تو حکم ہے -

ایسی ہی ذات واحد کا حکم تو حکم کا درجہ
رکھتا ہے، جس کے آگے کسی اور کے حکم
کی کوئی وقعت نہیں -

وہ ہمارے اعمال کا تِل تِل حساب لیتا ہے، اُس
وقت پھر کسی کو اختیار نہیں کہ دم مارے -

اس لئے ہم سب کو ہمارے اعمال، یعنی
ہمارے تعلقات جو ہمارے ہم جنسوں سے
ہیں، فرداً فرداً اور کلیۃً، ٹھیک رکھنے
پڑیں گے، ورنہ اس عادل ماں کی مامتا
ھرگز یہ گوارا نہ کرے گی کہ اس صلہ رحم
کے خلاف کرنے والے کو بے سزا چھوڑ دے -

سزا اس لئے کم —

- (۱) ہم پھر ایسی حرکت نہ کریں ، اور
(۲) دوسرے بھی ہم سے عبرت حاصل کر کے
ایسی حرکت سے باز رہیں ۔

اسی ذات واحد کی مشیئت کی تکمیل کرنا
ہماری عین عبادت ہے ، اور اسی عبادت (خدمت گذاری)
کی توفیق طلب کرنا ہمارا عین مذہب ہے ۔

ہم سب فرداً فرداً اور کلیۃً اسی ذات واحد سے
توفیق طلب کرتے ہیں

اس لئے ہم سب بھی فرداً فرداً اور کلیۃً اپنی
پوری جد و جہد سے کام لیں گے کہ ہم
سیدھی راہ پر چلیں ،

اس راہ پر جس پر چل کر لوگ
خدا کی نعمتیں حاصل کرتے ہیں ،
اُس کے غضب میں نہیں پڑتے ، اور
نہ بے راہ ہوتے ہیں ۔

تتمہ

صفحہ ۸ پر عالمین کے معنی میں حوالہ دہ گیا ہے -
وہ حسب ذیل ہے -

قرآن میں اس کے معنی اکثر قوموں ہی کے
آئے ہیں —

یا بنی اسرائیل اذکروا نعمتی الّتی انعمت
علیکم و انی فضلتکم علی العالمین -

[البقرۃ (۲) : ۳۷ ؛ پھر دیکھو آیت ۱۲۲ ؛

الروم (۳۰) : ۲۲

[اے بنی اسرائیل ، یاد کرو ان نعمتوں کو جو
میں نے تم پر کیں ، اور یہ کہ میں نے تم کو
دوسری قوموں پر فضیلت دی -]

و ما اللہ یرید ظلما للعالمین -

[آل عمران (۳) : ۱۰۷

[خدا قوموں پر ظلم نہیں چاہتا -]

صفحہ ۲۶ سطر ۳ کے نیچے حوالہ دہ گیا ہے -
وہ یوں ہے [یوسف (۱۲) : ۶

Printed by Rashid Khan
at the Minerva Press,
Daryabad, Allahabad.
